یا اللہ جل جلالہٗ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حسبنا اللہ و نعم الوکیل ، علی اللہ توکلنا ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قلت حیلتی اغثنی وادرکنی

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی

کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے رضائے مصطفٰے میں رب کعبہ کی رضا
رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفٰے

جلد نمبر ۵۴ (شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ مطابق جون ۲۰۱۲ء) شمارہ نمبر ۶

ادارہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ پاکستان

0092 55 4217986 - 03338159523

امریکہ ہماری اسلامی غیرت کو چیلنج کرنے سے باز رہے

امریکی نصاب میں ہرزہ سرائی: (خصوصی رپورٹ) ''امریکہ کے ایک سینئر فوجی افسر نے انکشاف کیا ہے کہ: امریکی سکولوں میں پڑھائے جانے والے کورس میں امریکی فوجیوں کو بتایا جاتا ہے کہ اسلام میں اعتدال پسندی نام کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے وہ اُن کے مذہب کو اپنا دشمن تصور کریں۔ اس طرح انہیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ امریکہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہے اور یہ ممکن ہے کہ امریکہ مسلمانوں کے مقدس مقامات مکہ و مدینہ کو جوہری حملوں کے ذریعے اس طرح تباہ کرائے جس طرح جنگ عظیم دوئم کے بعد ہیروشیما اور ناگاسا کی کو تباہ کیا گیا تھا اور اس کیلئے انہیں اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرنی چاہیے کہ اس میں کتنے شہری ہلاک ہوتے ہیں......'' (روزنامہ پاکستان لاہور ۱۲ مئی ۲۰۱۲ء)

''رضائے مصطفےٰ'': امریکیوں کی یہ ناپاک خواہش ہے کہ اسلامی نصاب میں اسلام دشمنوں کے ساتھ اعتدال پسندی کے تحت غیر مسلموں کو بھی آگے آنے دیا جائے اور اُنہیں کھلی طرح کھل کھیلنے کی آزادی ہو۔ مگر اُن بدنصیبوں کو شاید ہماری تاریخ یاد نہیں کہ ہم تو وہ ہیں کہ ہم نے

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

ہم **مسلمانانِ عالم** اپنی اس تاریخ کو پھر دہرا سکتے ہیں۔ امریکی ہماری دینی اسلامی غیرت کو چیلنج کرنے سے باز رہے تو اس کی قوم تباہی سے بچی رہے گی۔ ورنہ ہم لوگ

''اشداء علی الکفار'' اور ''رحماء بینھم'' ہیں

ہم اللہ تعالیٰ (جل جلالہٗ) کے بندے ہیں جو قادر و قیوم ہے اور اُس کے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں۔ دنیا بھر کی کسی اور قوم کو یہ اعزاز حاصل نہیں۔ قرون اولیٰ کے ہمارے بھائیوں نے کہا تھا:

نبی کا حکم ہو تو پھاند جائیں ہم سمندر میں
جہاں کو محو کر دیں نعرۂ اللہ اکبر میں

دنیا کے خونخوار و ذلیل ترین ملک امریکہ کو یاد ہونا چاہیئے:

اسلام کے پودے کو قدرت کے لچک دی ہے
اُتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے دشمن تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

مذکورہ صورتحال کے پیش نظر مدثر فیضی ایڈووکیٹ کا تجزیہ روزنامہ جناح لاہور (۷ مئی ۲۰۱۲ء کی اشاعت میں): اس میں کوئی شک نہیں کہ یہود و ہنود بطور قوم اور امریکہ بطور ملک' صرف اسلام سے خوفزدہ ہیں' مسلمانوں سے نہیں۔ اس کے باوجود جب ان کا بس چلتا ہے وہ مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے اور ان پر ظلم و ستم کے نئے نئے طریقے ایجاد کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمانوں سے خطرہ نہ ہونے والی بات اس لئے ہے کہ مسلمانوں کے ''قائدین'' اکثر ان کی جیبوں میں پڑے رہتے ہیں۔ انہیں پاکستان' سعودی عرب یا دیگر اسلامی ممالک کے ''جماندرو'' مسلمانوں سے اس لئے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا کہ ہم لوگ جو اسلامی ممالک میں رہتے ہیں اور پیدائشی مسلمان ہیں' اسلام پر بس اتنا ہی عمل کرتے ہیں جو ہمیں موافق لگتا ہے۔ اوّل تو قرآن کو پڑھتے ہی نہیں کہ اس کو طاقچوں میں سجا کر رکھا جانا ہی مقصد رہ گیا ہے۔ اگر تلاوت کرتے بھی ہیں تو ایسے کہ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ

اللہ تعالیٰ کی ذات ہم سے کیا کہہ رہی ہے' کون سے کام کرنے کا حکم دیتی ہے اور کن کاموں سے روکتی ہے......﴿﴾ تمام مذکورہ بالا امور کے باوجود کوئی گیا گزرا مسلمان' انتہائی کم تر ایمان کا حامل مسلمان بھی اپنے متبرک و محترم مقاموں خانہ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ کی حرمت پر کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود (کفار کی طرف سے) کبھی نعوذ باللہ ہمارے آقا و مولیٰ' نبی آخر الزمان فداء ابی و امی' حضرت محمد ﷺ کے خاکے بنائے جاتے ہیں' کبھی فیس بک پر ان کے مقابلے کرائے جاتے ہیں' کبھی نعوذ باللہ قرآن کریم کو جلایا جاتا ہے اور ہم ہیں کہ چند دن احتجاج کر کے چپ سادھ لیتے ہیں۔ اپنے ملک کی املاک کو نقصان پہنچا کر سکون کی نیند سو جاتے ہیں۔ میرا یہ کہنا اور ماننا ہے کہ ایسے کام نہیں چلے گا' احتجاج کرنا بجا لیکن اگر صرف پاکستان کے عوام کی ہی بات کر لی جائے تو کیا کبھی ہم نے یہ سوچا ہے کہ اس احتجاج کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیے؟......جو ملعون پادری نعوذ باللہ قرآن کریم کو برسرِ عام میڈیا کے سامنے جلاتا ہے' جو تنظیم نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ کے خاکوں کا مقابلہ کراتی ہے' پاکستان یا کوئی بھی اسلامی حکومت اس کو امریکہ سے طلب کرے کیونکہ اس سے بڑی دہشت گردی کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن' ان کے پیارے نبی ﷺ کی توہین کرے کہ جن کی عزت و حرمت پر ایمان لائے بغیر ہم مسلمان ہی نہیں ہو سکتے۔ کیا ان ملکوں سے سفارتی تعلقات منقطع نہیں کرنے چاہئیں؟ کیا ان ملکوں کے خلاف جہاد کا اعلان نہیں کیا جانا چاہیے؟ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ اگر ہمارے حکمران بھی ''مسلمان'' ہوں وہ بھی حضور اکرم ﷺ سے اتنی ہی عقیدت رکھتے ہوں' ان کا اتنا ہی احترام کرتے ہوں' جتنا کسی بھی مسلمان کو دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد کرنا چاہیے۔ کیا کبھی ہم نے بطور محبِ رسول (ﷺ) اور حضور اکرم ﷺ کا اُمتی ہونے کے ناطے اس بات پر غور کیا ہے کہ ہم ان لوگوں کا انتخاب کر کے اسمبلیوں میں بھیجیں جو اس طرح کی پالیسیاں وضع کر سکیں کہ پوری دنیا میں کسی کو توہین رسالت و توہین قرآن کی جرأت نہ ہو سکے۔ میرا خیال ہے کہ ووٹ دیتے وقت شاید ہی کسی نے ایسی سوچ رکھی ہو' ورنہ یہاں تو سب اپنے اپنے دھڑے کو ووٹ بھی دیتے ہیں اور نوٹ بھی کہ یہی ان کی انویسٹمنٹ ہوتی ہے۔ مستقبل میں اسی انویسٹمنٹ کو تو ''کیش'' کرانا ہوتا ہے۔

مغرب کی اسلام دشمنی کی صورتحال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ امریکہ کے فوجی کالج میں مکۃ المکرّمہ اور مدینۃ المنورہ پر حملہ کرنے کا سبق دیا جا رہا ہے۔ ہمارے ان مقدس مقامات پر نعوذ باللہ جوہری ہتھیاروں سے حملے کر کے انہیں تباہ کرنے کا درس دیا جا رہا ہے بلکہ باقاعدہ کورس کرائے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے امریکی حکومت کی مرضی سے ایسا کیا جا رہا ہے' اب خبر آئی ہے کہ وہ نصاب فی الوقت معطل کر دیا گیا ہے لیکن جن لوگوں نے وہ نصاب بنایا اور جن لوگوں نے اس کی منظوری دی جو یہ وحشت بھرا کھیل کھیلنے کی تیاری شروع کر رہے تھے اور جن کو یقیناً متقدر شخصیات کی پشت پناہی حاصل تھی ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟ اس کا جواب نفی میں ہے' کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی' صرف ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دے دی گئی جس کی رپورٹ شاید ۲۴ مئی کو متوقع ہے لیکن سبھی جانتے ہیں کہ کچھ نہیں ہونے والا۔ یہ بات تو منظر عام پر آ گئی لیکن کون نہیں جانتا کہ یہودیوں کی کٹھ پتلی امریکی حکومت میں کتنی اسلام دشمنی بھری ہوئی ہے۔ ان کے دلوں اور اذہان میں کتنی خباثت ہے؟ لیکن وہ خبیث روحیں شاید یہ بھول جاتی ہیں کہ اس سے پہلے بھی وہ اس طرح کی سکیمیں بنا چکی ہیں' پہلے بھی خانہ کعبہ اور روضہ رسول پر حملوں کی منصوبہ بندیاں ہو چکی ہیں۔ ظہور اسلام سے پہلے بھی کچھ لوگ نعوذ باللہ کعبہ کو ڈھانے کے درپے تھے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا کیا حال کیا؟ چھوٹے چھوٹے پرندوں نے چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے اللہ کے دشمن کا ملیدہ بنا دیا تھا کیونکہ اللہ کی ذات سب سے بڑی محافظ ہے۔ خانہ کعبہ اس وحدہ لاشریک کی عزت و عظمت کا اظہار ہے' وہ کیسے اپنی شان کو مٹنے دے سکتا ہے۔ روضہ رسول' گنبد خضریٰ اس کے سب سے برگزیدہ پیغمبر' اس کے بعد سب سے زیادہ لائق تعظیم

ہستی کا نشان ہے' یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ کی ذات اپنے محبوب کی شان میں اتنی بڑی گستاخی برداشت کرلے؟ ہمارے مسلمان عوام اور ''قائدین'' تو اپنی بے حمیتی' نام کے مسلمان ہونے کی وجہ سے مصلحتوں کا شکار ہوکر چپ سادھ سکتے ہیں لیکن کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت کو یہ گوارا ہوسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں......لیکن جب اللہ کی پکڑ آئے گی تو صرف یہودیوں' نصرانیوں اور ہندوؤں کیلئے نہیں ہوگی بلکہ نام نہاد مسلمانوں کیلئے بھی اتنی ہی سخت ہوگی بلکہ منافقوں کیلئے اور زیادہ سخت......! سازشیں تو ظہور اسلام کے ساتھ ہی شروع ہوگئی تھیں لیکن وہ سازشیں نہ اسلام کا کچھ بگاڑ سکیں نہ قرآن کا۔ البتہ مسلمانوں نے اپنے ہاتھوں اپنا بیڑہ ضرور غرق کرلیا۔ قرآن اور احادیث پاک سے دوری کی وجہ سے۔ اگر امریکہ اور اس کا آقا اسرائیل اس طرح کی سازشوں سے جو براہ راست ہمارے سینوں میں خنجر پیوست کرتی ہیں اور اللہ کی غیرت کو للکارتی ہیں' سے باز نہ آئے تو وہ خود ہی ذلیل ورُسوا ہوں گے اور وہ وقت بھی دور نہیں جب ہر مسلمان ان کیلئے جلتا ہوا انگارہ اور چلتا ہوا ایٹم بم نہ بن جائے۔ یہ جس طرح کی مرضی سکیمیں بنالیں' میرا اللہ اپنے گھر' اپنی کتاب اور اپنے محبوب کی عظمت کا خود نگہبان اور محافظ ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

رہ و رسم شاہبازی!

آج کے دور میں مادر پدر آزاد طبقہ کے افراد نے لیڈری کے شوق میں ہر طرح کی ہلڑ بازی اپنائی ہوئی ہے' نہ اُنہیں اسلامی اقدار کا کوئی احساس ہے' نہ ہی ادب وحیاء کا کوئی پاس۔ محض واہ واہ کیلئے ایسے بیان اور ایسے اقدام کرتے ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود۔

مسمّیٰ عمران خان کرکٹ کھیلتے کھیلتے سیاسیات کی گراؤنڈ میں در آئے اور اسلامیات سے ناواقف ہونے کے باوجود دین اسلام کو تختۂ مشق بنا رہے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ خان صاحب اپنے جلسوں میں تحریک انصاف کے تحت بے انصافی سے کام لیتے ہوئے موسیقی وناچ گانے وغیرہ خرافات کا بھی اہتمام کرتے رہتے ہیں......جس میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں اور انہی پروگراموں میں سے اسلام آباد کے ایک جلسہ کی حیاء سوز تصویر روزنامہ ''نئی بات'' لاہور (۱۴ مئی ۲۰۱۲ء) میں شائع ہوئی' جس کے نیچے لکھا ہوا ہے:

''تحریک انصاف کے جلسے میں گلوکار اپنے فن کا مظاہرہ کررہے ہیں''

غضب خدا کا: زیرنظر حیاء سوز پروگرام میں جو تشہیری بورڈ نظر آرہا ہے' اُس پر خان صاحب کی تصویر کے بالمقابل

ایاك نعبد وایاك نستعین لکھا گیا ہے۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

یعنی ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی امداد چاہتے ہیں''

غور کریں سورۃ فاتحہ کی اس آیت مبارکہ کا (معاذ اللہ) محفل موسیقی و مخلوط اجتماع سے کیا تعلق بنتا ہے؟

الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

کیا محفل موسیقی' عبادت ہے؟ کیا مخلوط اجتماع جس میں مردوں کے ساتھ بے پردہ عورتیں بھی رونق محفل ہیں عبادت ہے؟

یہی حال الطاف حسین صاحب کا بھی ہے جو قرآن پاک کی آیتیں بھی بہت پڑھتے ہیں اور اُن کے جلسوں میں اکثر مردوں و عورتوں کا اختلاط اور محفل موسیقی وغیرہ کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔

اہالیان پاکستان کی کتنی بڑی بدقسمتی ہے کہ ملک ومعاشرہ وقوم پروہ لوگ چھا رہے ہیں

جنہیں قدرت نے بخشا ہی نہیں انداز رندانہ
اُنہیں کے سامنے شیشہ اُنہیں کے ہاتھ پیمانہ
یہ کیسا دین ہے ساقی یہ کیا آئین ہے ساقی
یہ کس کے دین و ایماں کی یہاں توہین ہے ساقی
وہ فریب خوردہ شاہین جو پلا ہو کرگسوں میں
اُسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم شاہبازی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہِ شعبان المعظم

شعبان المعظم اسلامی مہینوں میں آٹھواں مہینہ ہے۔ پورا مہینہ بزرگی برکت اور نورانیت والا ہے اور بالخصوص اس میں ایک ایسی رات ہے جس کی ہر ساعت اپنی آغوش میں رحمت الٰہی اور دامن میں انوار الٰہی لئے ہوئے ہے۔ ﴿﴾ ماہ شعبان المعظم کو حبیب خدا ﷺ نے اپنا مہینہ ارشاد فرمایا ہے فرمایا ''ماہ شعبان میرا مہینہ ہے اس کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت جملہ مخلوقات جن وانس وفرشتوں پر ہے''۔ فرمایا ''ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جس کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے فضیلت حق تعالیٰ کی اس کے ماسوا پر''۔ ﴿﴾ شعبان کے اس ماہ میں تلاوت قرآن مجید کی کثرت کی جائے نیز حضور ﷺ پر درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیئے اس ماہ میں روزہ رکھنے والوں کو خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے۔

احادیث شریفہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو آسمان دنیا کی طرف نزول فضل ورحمت فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے''۔ (ابن ماجہ وترمذی) ﴿﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جانتی ہو اس رات میں کیا ہوتا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ اس میں کیا ہوتا ہے؟'' فرمایا ''رات میں لکھا جاتا ہے اس سال میں پیدا ہونے والا بنی آدم کا ہر بچہ اور اس میں لکھا جاتا ہے اس سال بنی آدم سے ہر ہلاک ہونے والا اور اس میں لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اس میں ان کا رزق نازل ہوتا ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف)

﴿﴾ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس میں قیام کرو (نفل پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس رات دن دنیا کی طرف نزول رحمت فرماتا ہے اور غروب آفتاب سے طلوع فجر تک فرماتا ہے ''ہے کوئی طالب بخشش جسے میں بخش دوں' ہے کوئی طالب رزق جسے میں روزی دوں' ہے کوئی آفت رسیدہ جسے میں عافیت عطا کروں' ہے کوئی فلاں فلاں حاجت وطلب والا''۔ (ابن ماجہ شریف)

تواریخ عرس ووصال

حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ------ یکم شعبان ۱۵۰ھ

حضرت بایزید بسطامی ------------ ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ

حضرت خواجہ املنگی ------------ ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ

حضرت خواجہ ناصر دہلوی ------------ ۲ شعبان ۱۱۷۲ھ

حضرت شاہ محمد عبدالوالی ------------ ۲۲ شعبان ۱۲۷۹ھ

حضرت علامہ ابوالحسنات قادری --------- یکم شعبان ۱۳۸۱ھ

حضرت محدث اعظم پاکستان فیصل آبادی --- یکم شعبان ۱۳۸۲ھ

حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی --- ۷ شعبان ۱۳۹۰ھ

حضرت مولانا غلام دین لاہوری -------- ۱۰ شعبان ۱۳۹۰ھ

حضرت خواجہ قطب جمال ہانسوی -------- ۱۱ شعبان ــــ ھ

حضرت حاجی غائب شاہ (کراچی) ------ ۵ شعبان ــــ ھ

حضرت علامہ غلام رسول رضوی فیصل آباد --- ۲۷ شعبان ۱۴۲۳ھ

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

حمد رب خالق کُل

خدا کے ذکر کا چاروں طرف ہے سلسلہ دیکھا
جدھر دیکھا اُدھر نورِ خدا جلوہ نما دیکھا
خدا کے ذکر سے ضوبار ہے معمورۂ عالم
اسی کے ذکر عالم گیر کو رحمت سرا دیکھا
فقط اس کی شہنشاہی مسلّم ہے زمانے پر
نہ اس سے بڑھ کے کوئی دہر میں فرمانروا دیکھا
زمیں سے آسماں تک اس کا ذکر پاک پھیلا ہے
اسی کے در پہ ہم نے مانگتا ہر اک گدا دیکھا
ہر اک شاہ وگدا کے لب پہ اس کے تذکرے دیکھے
اسی کے لفظ کُن سے وقت کو عظمت سرا دیکھا
میں جب بھی قریۂ حالات میں محبوس ہوتا ہوں
اسی اک ذاتِ یکتا کا ہے میں نے آسرا دیکھا
ہر اک ساعت اسی کا نور ہم نے ضوفگن پایا
رضؔا ہے نور اس کا دو جہاں میں جا بجا دیکھا

نعت مالک کُل

وہ جب بھی قریۂ الفاظ میں تشریف لاتے ہیں
ستارے فکر انسانی کے یکدم جگمگاتے ہیں
سوا ان کے پکاروں میں کسے' آواز دوں کس کو
انہی سے بگڑی بنتی ہے' ہر اک کے کام آتے ہیں
یہ تشبیہات کیا ہیں؟ استعاروں کی چمک کیا ہے؟
کرم پہ جب وہ مائل ہوں' مضامیں حسن پاتے ہیں
چلے آؤ مدینے کی طرف زادِ یقیں لے کر
زمانہ کہہ رہا ہے' سرورِ عالم بلاتے ہیں
بھلا کیا اور کو دیکھیں' محمد ہم کو کافی ہیں
جو روتوں کو ہنساتے ہیں' جو گرتوں کو اُٹھاتے ہیں
جو آج ان کے ہوئے وہ حشر کے دن خوب دیکھیں گے
ردائے نور میں ہم سے نکموں کو چھپاتے ہیں
رضؔا عشاق کو مژدہ ہو' رحمت کی گھٹا اُٹھی
وہی حسن عقیدت ہیں جو اس میں بھیگ جاتے ہیں

(از: پروفیسر محمد اکرم رضؔا صاحب' گوجرانوالہ)

بسلسلۂ واقعۂ معراج۔ عقلی شبہات کے جوابات

معراج شریف جسمانی بظاہر عقل انسانی میں: مستبعد معلوم ہوتی ہے۔ خدا نے اس واقعہ کو لفظ سبحان سے شروع فرمایا ہے۔ اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ اللہ تعالیٰ عجز اور عدم قدرت کے عیب سے پاک ہے۔ اس نے اپنی قدرت کاملہ سے جو عقل انسانی کے ادراک سے بعید ہے اپنے بندہ ورسول کو مکہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک اور وہاں سے آگے جہاں تک چاہا پہنچایا اور درجہ قاب قوسین او ادنیٰ عطا فرمایا۔ پس معراج شریف جسمانی کو عقل انسانی میں نہ آنے کی وجہ سے ناممکن خیال کرنا اور محال سمجھ لینا قادر مطلق پر عجز اور عدم قدرت کا الزام لگانا ہے۔ حالانکہ وہ ذات سبحان یعنی عجز سے پاک ہے' عقل میں نہ آنا یہ خود عقل کی اپنی نارسائی کی وجہ سے ہے۔ اس سے محال ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

اوپر جانا: عقل کے بندے معراج شریف پر ایک اعتراض یہ کرتے ہیں کہ حضور مع الجسم اوپر کیسے چلے گئے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ خود نہیں گئے بلکہ انہیں خدا لے گیا۔ حرکت کی دو قسمیں ہیں۔ حرکت طبعی اور حرکت قسری' طبعی تو وہ ہے جو طبیعت کے اقتضاء سے واقع ہو۔ مثلاً گیند کی طبیعت کا اقتضاء یہ ہے کہ وہ اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرے اور قسری یہ ہے کہ کسی قسر قاسر اور کسی مانع کی تحریک سے خلاف طبیعت حرکت کرے مثلاً وہی گیند بلے کی ٹھوکر سے بجائے اوپر سے نیچے کی طرف' نیچے سے اوپر کی طرف حرکت کرنے لگتی ہے اور جیسے گیند قسر قاسر سے اوپر چلی جاتی ہے۔ اسی طرح کوئی جسم تحریک قدرت سے اوپر چلا جائے تو اس میں خلاف عقل کون سی بات ہے؟ ہوائی جہاز ٹنوں وزن کے ساتھ اوپر اُڑتے پھرتے ہیں' ان کی یہ حرکت طبعی نہیں ہے بلکہ یہ سٹیم اور کلوں کے زور سے اوپر چلے جاتے اور اُڑتے پھرتے ہیں اور یہ اللہ کے ادنیٰ بندوں کی کاریگری ہے مگر جس خدا نے اپنے ادنیٰ بندوں کو اتنی قدرت دے دی ہے کہ وہ اپنی عقل سے ہوائی جہاز بنائیں جو اُڑ کر چند منٹ میں کہاں سے کہاں پہنچ جائے۔ اسی خدا کا بنایا ہوا براق ایسا کیوں نہیں ہوسکتا' جو ایک نور مجسم کو اپنی نورانی پشت پر بٹھلا کر پل کی پل میں فرش سے عرش تک پہنچادے۔

دو کرّے: کرّہ نار اور کرّہ زمہریر میں سے بسلامتی گزر جانے پر بھی عقل کے بندوں کو اعتراض ہے مگر جس نے حضور ﷺ کو بلایا۔ اس نے ان کرّوں میں سے گزر جانے کا انتظام کیوں نہ فرمایا ہوگا؟ وہ قادر مطلق ہے۔ دیکھئے سمندری کیڑا آگ میں رہتا ہے' نہ جلتا ہے' نہ مرتا ہے اور علامہ دمیری علیہ الرحمۃ نے حیٰوۃ الحیوان صفحہ ۲۹۷ جلد ۲ میں شترمرغ کے متعلق لکھا ہے کہ شترمرغ آگ کا چنگاڑا نگل جاتا ہے۔ اس کا پیٹ اس آگ کے چنگاڑے کو بجھا دیتا ہے اور وہ چنگاڑا اسے نہیں جلاتا۔ اسی طرح سمندل کے متعلق علامہ قزوینی نے عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ وہ ایک ایسا جانور ہے جو شکل میں چوہے سے ملتا جلتا ہے مگر چوہا نہیں ہے۔ اس کے بالوں' چمڑے اور گوشت کو آگ ضرر نہیں پہنچاتی۔ یہ جانور آگ میں رہ کر لذت پاتا ہے جب اس کا جسم میلا ہو جائے تو آگ میں گھس جاتا ہے اور اس کا جسم صاف ہو جاتا ہے۔ اس پرندے کے پروں سے اگر رومال تیار کیا جائے تو وہ رومال میلا ہو جانے پر آگ میں ڈال دیجئے تو آگ اس کی میل کو کھا جاتی ہے اور رومال نہیں جلتا۔ سلطان حلب کو دو ہاتھ لمبا اور ایک ہاتھ چوڑا ایک سمندلی رومال پیش کیا گیا۔ سلطان کے حکم سے یہ رومال تیل میں بھگو کر آگ میں ڈالا گیا۔ نتیجہ یہی نکلا کہ آگ نے تیل کو جلا ڈالا اور جب تیل ختم ہو گیا تو آگ بجھ گئی اور رومال ویسے کا ویسا محفوظ رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام: آتش کدہ نمرود میں محفوظ رہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا دسترخوان جس سے حضور ﷺ نے اپنے دست انور پونچھے' وہ نار تنور سے محفوظ رہا تو پھر یہ کیسے ممکن نہیں کہ باعث تخلیق دو عالم' سید الانبیاء ﷺ خود اپنے جسم انور کے ساتھ کسی کرّہ نار سے گزر جائیں اور آگ جسم انور کو نہ چھوئے اور چھوئے بھی کیسے جبکہ

اس آقا کے غلاموں کو بھی وہ نہیں چھوسکتی۔

سرعت سیر: جس سرعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ سیر کرائی' وہ حرکت بجلی کی حرکت سے جو آناً فاناً مشرق سے مغرب تک کروڑہا کوس پہنچ جاتی ہے' کہیں زیادہ سریع اور لطیف تھی اور ایسی سرعت فی نفسہا ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ جمیع ممکنات پر قادر ہے۔ دیکھئے (۱) فلک اعظم رات کے شروع سے اخیر تک اپنا نصف دور طے کر لیتا ہے اور علم ہندسہ میں ثابت ہو چکا ہے کہ نصف دائرہ نصف قطر سے تگنے سے کچھ زیادہ (یعنی ۲۲/۷ گنا) ہوتا ہے۔ پس اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظّمہ سے فلک اعظم پر تشریف لے گئے تو آپ نے صرف فلک اعظم کے نصف قطر کی مقدار فاصلہ طے کیا۔ لہٰذا جب فلک اعظم نے تمام رات میں اپنا نصف دورہ طے کیا تو اس عرصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا فلک اعظم کے اوپر جانا اور واپس آنا بطریق اولیٰ ممکن ہوا۔ نظر بر لطافت جسم اطہر رات کے قلیل حصہ میں ممکن ہوا۔ ﴿۲﴾ جغرافیہ دان بتاتے ہیں کہ زمین کا قطر تقریباً آٹھ ہزار میل ہے اور آفتاب کا قطر زمین کے قطر سے سو گنے سے بھی زیادہ ہے مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ جب صبح کو پہلے سورج کا بالائی کنارہ نمودار ہوتا ہے تو اس کے بعد کتنی جلد اس کا کنارہ زیریں نظر آ جاتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ سرعت زیر بحث کا جسد مبارک میں پایا جانا از روئے عقل ناممکن نہیں۔ ﴿۳﴾ روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل...... بیان کی جاتی ہے حالانکہ تمام نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہی کے پرتو ہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم منور میں ایسی حرکت کا حصول بطریق اولیٰ ممکن ہے۔ ﴿۴﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اقصائے یمن سے ملکہ سبا کا تخت ملک شام میں حاضر کرانا چاہا تو آصف بن برخیا نے آنکھ جھپکنے سے پہلے حاضر کر دیا۔ یہ واقعہ قرآن پاک میں موجود ہے۔ انا اتیك بہ قبل ان یرتد الیك طرفك فلما راہ مستقر عندہ (سورہ نمل) پس جب آصف سے بطور کرامت ایسی سرعت ممکن ہے تو ایک نبی بلکہ نبی الانبیاء کیلئے ایسی سرعت سیر کیوں ممکن نہیں؟ ﴿۵﴾ کراچی اور پشاور کے بیچ میں سینکڑوں کوس کا فاصلہ ہے مگر جب کراچی کے تار گھر میں تار کی ڈیمی پر انگلی کے اشارہ سے انسان ایک کھٹکا کرتا ہے تو اس کھٹکے کی آواز ایک سیکنڈ کے عرصہ میں پشاور پہنچ جاتی ہے' جب دہلی کے ہوائی برقی آلہ میں (جس میں تار وغیرہ کچھ نہیں ہوتا' لندن کو پکارا جاتا ہے تو باوجود ہزارہا میل کے فاصلہ ہونے کے آن کی آن میں دہلی کی بات لندن پہنچ جاتی ہے۔ ہزاروں میل دور بیٹھے ہم ٹیلیفون پر دوست و احباب سے گفتگو کر لیتے ہیں' گراموفون ریکاڈوں میں ہماری باتیں اور تلاوت و نعت بند ہو جاتے ہیں اور جب اور جہاں چاہتے ہیں' اُن کو سنتے ہیں' تو کیا یہ سب باتیں عقل کے خلاف نہیں؟ اور جب تک یہ ایجادیں عام نہیں ہوئی تھیں تو کیا کسی کی عقل ان باتوں کو تسلیم کر سکتی تھی؟ اب سوچو کہ انسان اپنی حکمت اور ہنر کے زور سے یہ کمالات دکھا سکتا ہے تو کیا خدا میں یہ قدرت نہیں کہ وہ اپنے محبوب کو آن کی آن میں فرش سے عرش پر اور وہاں سے پھر واپس حضور کے درِ دولت پر حضور کو پہنچا دے۔ بے شک بے شک اس خدا میں اس سے بھی زیادہ قدرت ہے اور وہ خدا اس سے بھی بڑھ کر اپنی قدرت کے کرشمے دکھا سکتا ہے۔

(از: علامہ محمد عبدالقادر صاحب قادری رضوی الہٰ آباد' بھارت)

ہر شے اُنہیں خالق نے دکھائی شبِ معراج

رفعت میرے آقا نے وہ پائی شب معراج
تھی زیر قدم ساری خدائی شب معراج
جب لے گیا حق مکہ سے تا مسجد اقصٰی
محبوب کو ہر شان دکھائی شب معراج
طے کر کے سب افلاک گئے عرش پہ جب آپ
سب عرشیوں نے خوب منائی شب معراج
ہر فاصلہ اور وقت کیا آپ نے تسخیر
تھی دیدنی بندے کی بڑائی شب معراج
سرکار ہوئے لوح و قلم کے بھی شاہد
ہر شے اُنہیں خالق نے دکھائی شب معراج
آقا کا یہ احسان نہیں بھولنے والا
اُمت نہ کسی وقت بھلائی شب معراج
جب گفت و شنید آپ کی حق سے ہوئی تائبؔ
کیا کیا نہ ہوئی عقدہ کشائی شب معراج

(از: محمد حفیظ تائبؔ مرحوم)

رب قدیر بندوں سے کہتا ہے مانگ لو
ہم نے بنائی اس لئے ہے یہ شب برأت
کرتے رہے عبادت' تلاوت تمام رات
خود مصطفےٰ نے ایسے منائی شب برأت

شب برأت کی تیاری کے سلسلہ میں امام اہلسنّت کی ہدایات

شب برأت مسلمانانِ عالم کیلئے خاص اہمیت اور تقدس کی حامل ہے۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے خلیفہ ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ کے نام ایک مکتوب میں اس بابرکت ونورانی رات کے متعلق کچھ معلومات کا ذکر فرمایا تھا۔ ماہ شعبان المعظم کی مناسبت سے امام اہلسنّت کا یہ مکتوب مبارکہ قارئین "رضائے مصطفےٰ" کی ضیافت طبع کیلئے درج ذیل ہے۔(ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از بریلی: ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

شب برأت قریب ہے۔اس رات تمام بندوں کے اعمال حضرتِ عزت میں پیش ہوتے ہیں۔مولاعزوجل بطفیل حضور پُرنور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب معاف فرماتا ہے۔مگر چند اُن میں وہ دو مسلمان جو باہم دنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں۔فرماتا ہے اُن کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح نہ کرلیں۔
لہٰذا اہلسنّت کو چاہئے کہ حتی الوسع قبل غروب آفتاب ۱۴ رشعبان المعظم باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں' ایک دوسرے کے حقوق ادا کر دیں یا معاف کرالیں کہ باذنہٖ تعالیٰ حقوق العباد سے صحائف اعمال خالی ہوکر بارگاہ عزت میں پیش ہوں۔حقوقِ مولیٰ تعالیٰ کیلئے توبۂ صادقہ کافی ہے۔التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ۔ایسی حالت میں باذنہٖ تعالیٰ ضرور اس شب میں اُمید مغفرت تامہ ہے بہ شرط صحت عقیدہ وھو الغفور الرحیم۔
یہ سب مصالحت اخوان ومعافی حقوق بحمدہٖ تعالیٰ یہاں سال ہائے دراز سے جاری ہے۔اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں مسلمانوں میں اس کا اجراء کرکے من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا الی یوم القیامۃ لا ینقص من اجورھم شیأً کے مصداق ہوں یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اس کیلئے اُس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اُس پر عمل کریں' اُن سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے۔﴿﴾اور اس فقیر ناکارہ کیلئے عفو وعافیتِ دارین کی دعا فرمائیں۔فقیر آپ کے لئے دعا کرے گا اور کرتا ہے۔سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے' نہ نفاق پسند ہے۔صلح ومعافی سب سچے دل سے ہو۔

والسلام! فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

(کلیاتِ مکاتیب رضا' مرتبہ: ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی' مکتبۂ بحر العلوم' مکتبہ نبویہ' گنج بخش روڈ لاہور۔صفحہ:۳۵۶)

شب برات

شبِ برات وہ شب ہے کہ رات بھر جس میں
نوازشات کے دریا بہائے جاتے ہیں
نزولِ رحمتِ پروردگار ہوتا ہے
گنہگار بہشتوں میں لائے جاتے ہیں
غریب کتنے ہی پل میں امیر بنتے ہیں
زر و گہر کے خزانے لٹائے جاتے ہیں
نجانے کتنے ہی زندوں کا نام کٹتا ہے
نہالِ زیست سے پتے گرائے جاتے ہیں
نجانے کتنی ہی روحوں کو جسم ملتا ہے
کروڑوں ماؤں کو بچے دلائے جاتے ہیں
کچھ اس طرح سے جھپٹتی ہے موت کی آندھی
دیے حیاتِ کُہن کے بجھائے جاتے ہیں
غرض کہ فیصلے جتنے بھی ہیں 'سبھی فیضانؔ
اس ایک شب میں جہاں کو سنائے جاتے ہیں

از: پروفیسر فیض رسول فیضانؔ' گوجرانوالہ

القدس کے اسلامی آثار صیہونیوں کے نشانے پر

مسجد اقصیٰ پر قبضہ آسان بنانے کیلئے شہر مقدس کو یہودیانے کے منصوبوں پر کام جاری

قارئین! گذشتہ شمارہ میں قبلہ اوّل کی بے حرمتی کے متعلق یہودیوں کے ناپاک عزائم کا بیان آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں'اسی سلسلہ میں ہفت روزہ ندائے ملت لاہور (۱۲ تا ۱۸ اپریل ۲۰۱۲ء کی اشاعت میں) صبا ممتاز نور کے چشم کشا تجزیہ میں یہودیوں کے ناپاک عزائم کی خوب نقاب کشائی کی گئی' چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

تسلط اور قبضے کی پالیسی کو جائز بنانے کا مقبول اور کامیاب حربہ ایک ہی ہے کہ کسی کی چیز پر اپنا حق ثابت کرنے کیلئے معقولات تراشے جائیں اور دلائل پیش کئے جائیں۔ حکومت بیت المقدس پر قبضے کیلئے آج کل یہی حربہ آزمائے ہوئے ہے مگر اس کا وطیرہ ذرا اُلٹا ہے۔ دلائل منطقی اور حقیقت پر مشتمل ہوتے ہیں جبکہ صیہونیوں کے بیت المقدس پر دعوے سراسر باطل' فرضی اور لغو ہیں جن کو وہ نہ صرف شور مچا کر سچ ثابت کرنے میں لگے ہیں بلکہ اسلامی آثار قدیمہ کو چرا کر وہاں اپنے آثار قدیمہ دفن کرنے اور اسلامی آثار قدیمہ کو اپنا ورثہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں فلسطینی شہر غزہ کی پٹی میں قائم اسلامی تحریک مزاحمت ''حماس'' کی حکومت نے خبردار کیا ہے کہ صیہونی حکومت بیت المقدس کو یہودیانے کی سازشوں کے دوران القدس کے اسلامی تاریخی آثار قدیمہ کو چوری کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق فلسطینی وزیر سیاحت محمد الآغا نے غزہ کی پٹی میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب میں کہا کہ بیت المقدس کے اسلامی آثار قدیمہ کو صیہونیوں کی جانب سے سنگین نوعیت کے خطرات لاحق ہو چکے ہیں کیونکہ اسرائیلیوں کی جانب سے القدس میں یہودی آثار قدیمہ کی تلاش میں اسلامی آثار کو ضائع کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ فلسطینی وزیر کا کہنا تھا کہ بیت المقدس کی حقیقی تاریخی اور اس کی جغرافیائی وثقافتی ہیئت کو تبدیل کرنے کیلئے تیزی کے ساتھ اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اسرائیلی حکومت کے ساتھ ساتھ انتہا پسند یہودیوں کی نمائندہ تنظیمیں بھی ان آثار قدیمہ کو تباہ کرنے کی سازش میں پیش پیش ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں فلسطینی وزیر کا کہنا تھا کہ صیہونی حکومت کی پہلی اور آخری کوشش یہی ہے کہ بیت المقدس کی اسلامی ثقافت اور تاریخی اہمیت کو ختم کر دیا جائے۔ اسلامی آثار کی جگہ یہودی آثار ثابت کئے جائیں تاکہ مسجد اقصیٰ پر قبضہ آسان بنایا جاسکے۔ اس سلسلے میں مسجد اقصیٰ اور اس کے آس پاس جاری کھدائیاں نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔

فلسطینی وزیر محمد الآغا نے عالم اسلام اور عرب ممالک سے اپیل کی کہ وہ بیت المقدس کو صیہونیوں اور یہودیوں کی سازشوں سے بچانے کیلئے ٹھوس حکمت عملی مرتب کریں۔ انہوں نے کہا کہ بیت المقدس پوری اسلامی تاریخ اور اسلامی تہذیب کا نمائندہ شہر ہے۔ یہودیوں کی جانب سے القدس کی اسلامی تاریخی اور ثقافتی علامات پر حملے اسلامی تہذیب اور اس کی ثقافت پر حملوں کے مترادف ہیں۔

اسرائیل اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کیلئے تیزی سے اپنے منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ یہودی بستیوں کی تعمیر بھی اسی کا حصہ ہے کیونکہ جس قدر یہودی بستیاں زیادہ ہوں گی اسی قدر اسرائیلیوں کا اثر ورسوخ بڑھے گا اور وہ بیت المقدس کو یہودی رنگ میں رنگنے میں کامیاب ہو گا۔ اس منصوبے پر چلتے ہوئے اسرائیلی حکومت نے مقبوضہ بیت المقدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کے منصوبے پر عمل جاری رکھتے ہوئے قبلہ اول کے جنوبی علاقے سلوان میں پانچ فلسطینی خاندانوں کو اپنے گھر گرانے کے احکامات صادر کر دیئے ہیں۔ عینی شاہدین

نے مرکز اطلاعات فلسطین کے نمائندے کو بتایا کہ اسرائیلی فوج اور صیہونی بلدیہ کے اہلکاروں نے سلوان کے علاقے پر دھاوا بولا اور عین اللوزہ اور بئر ایوب کالونیوں میں پانچ گھروں کو بلا اجازت تعمیر کے الزام میں منہدم کرنے کا حکم دیا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ اسرائیلی اہلکاروں نے محمد خلفعودہ نامی شہری کی زیر ملکیت ایک تعمیراتی میٹیریل کی دکان گرانے کی ہدایت بھی جاری کی ہے۔ علاوہ ازیں اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی حکومت نے مشرقی القدس کی مشرقی گاؤں ابودیس میں ایک نئی یہودی بستی تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ مشرقی القدس کو اپنے تئیں اسرائیل کا حصہ سمجھنے جانے والی حکومت پہلے ہی اس شہر کے اندر اور اطراف میں دو لاکھ کے لگ بھگ یہودیوں کو آباد کر چکی ہے۔ کثیر الاشاعت عبرانی ہفت روزے یروشیلم نے نام نہاد القدس کی اسرائیلی بلدیہ کے سربراہ نیر برکات کے حوالے سے بتایا کہ گاؤں ابودیس کے قریب تعمیر کی جانے والی بستی سینکڑوں ایکڑ اراضی پر مشتمل ہوگی، اس بستی میں ڈھائی سو رہائشی یونٹس تعمیر کئے جائیں گے۔ ہفت روزے کے مطابق نیر برکات نے اس سلسلے میں گذشتہ دنوں یہودی آباد کاری کے اس منصوبے پر صیہونی بلدیہ کے متعدد عہدیداروں سے ملاقاتیں کیں اور اس پروجیکٹ کو جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچانے کی ہدایت کی۔ مقبوضہ بیت المقدس کے فیلڈ ریسرچرز کے مطابق اسرائیلی بلدیہ کے زیر انتظام مقامی پلاننگ اینڈ ڈویلپنگ کمیٹی نے شہر کے جنوبی علاقے جبل ابوغنیم میں بھی یہودی آباد کاروں کیلئے ۵۵ نئے رہائشی یونٹس تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ جبل ابوغنیم کی یہودی بستی میں مزید پانچ عمارتیں تعمیر کی جائیں گی، ہر عمارت پانچ رہائشی یونٹس پر مشتمل ہو گی۔ کمیٹی کے مطابق یہ منصوبہ جبل ابوغنیم میں جاری اسی پروجیکٹ کا ایک حصہ ہے، جس کے مطابق اس یہودی بستی میں ۴۰۰۰ مکانات تعمیر کئے جانے ہیں۔ اب تک پروجیکٹ کے ۳۰۰۰ گھروں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپنگ کمیٹی کے رکن احمد صاحب نے بتایا کہ اسرائیلی وزیر داخلہ ایلی ایشیائے نے گذشتہ برس اس پروجیکٹ کے مرحلے بی کی منظوری دے دی تھی جس کے مطابق یہاں پر ۹۳۰ رہائشی یونٹس تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ یاد رہے کہ جبل ابوغنیم میں اسرائیلی بستی کا منصوبہ ۱۹۹۵ء میں اوسلو معاہدے کے بعد بنایا گیا تھا۔ اس منصوبے کے مطابق تین مراحل میں یہاں ۷۰۰۰ رہائشی یونٹس تعمیر کئے جانا تھے۔ اس منصوبے کا مقصد جنوبی علاقوں کو مغرب سے بالخصوص بیت لحم اور بیت ساحور کے علاقوں کو القدس سے جدا کرنا تھا۔ اس یہودی بستی کی وجہ سے پہلے سے نسلی دیوار کے ذریعے القدس کو جغرافیائی طور پر تنہا کرنے کا منصوبہ مزید مضبوط ہو گیا ہے۔ اب تک اس منصوبے کے پہلے اور دوسرے مرحلے میں پانچ ہزار رہائشی یونٹس تعمیر کئے جا چکے ہیں۔

﴿﴾ اس متبرک شہر کا اسلامی ورثہ تباہ کرنے کیلئے صیہونی قیادت پوری طرح سرگرم ہے، یہودی بستیوں کی تعمیر اور فلسطینیوں کے گھروں کی تباہی و بربادی سے ہٹ کر دیکھا جائے تو مسلمانوں کی مساجد اور قبرستانوں کو بھی نہیں بخشا جا رہا۔ مقبوضہ بیت المقدس میں قبلہ اوّل کے مشرق میں واقعہ تاریخی قبرستان باب الرحمہ کے خلاف بھی اسرائیلی جارحیت کا کھیل جاری ہے۔ اس اسلامی قبرستان کو تیزی سے توراتی باغ میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ الاقصیٰ فاؤنڈیشن برائے وقف و آثار قدیمہ نے مقبوضہ بیت المقدس میں قبلہ اوّل کے مشرق میں واقع تاریخی قبرستان باب الرحمہ کے خلاف جاری اسرائیلی جارحیتوں کی شدید مذمت کی ہے۔ فاؤنڈیشن نے خبردار کیا ہے کہ اس اسلامی قبرستان کو تیزی سے توراتی باغ میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ تنظیم کامل ارض اسرائیل جیسی انتہا پسند یہودی تنظیمیں اسرائیلی نام نہاد سپریم کورٹ کے تعاون سے فوت شدگان کی بے حرمتی پر مبنی اس منصوبے کو عملی جامہ پہنا رہی ہیں۔ بیس کے لگ بھگ یہودی آباد کاروں نے گذشتہ دنوں یہاں آ کر تلمودی عبادات کی ادائیگی کی اور مسلمانوں کے اس عظیم قبرستان میں رقص و سرود کی محفل منعقد کی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

”میرے لئے اللہ و رسول کافی ہیں“ کہنے پر مخالفین کی شہادت

؎ پھر پھر کے تیری راہ پہ آجائیں گے گمراہ..... محبوب خلائق پھر تیرا در ہو کے رہے گا

زندہ باد اے مفتی احمد رضا خان زندہ باد

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و خیرات کو بیان کرتے ہوئے حال ہی میں وہابیہ نے اپنے آبائی و کتابی اشتہاری مسلک سے پسپائی اور مذہب اہلسنّت و مسلک اعلیٰ حضرت کی حقانیت و صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ تفصیل مندرجہ سطور میں پڑھیے:

اللہ کریم جل جلالہٗ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ”ان کیلئے بہتر ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا“ اور کہتے ”ہمیں اللہ کافی ہے آئندہ بھی اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول ہم کو دے گا“۔ حدیث شریف میں ہے ”بس تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کافی ہیں“۔ (طبرانی شریف)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مسلک و عقیدہ: اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم فرمانے پر گھر کا تمام مال و سامان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا تو سید عالم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یا ابابکر ما ابقیت لاھلك اے ابوبکر گھر والوں کیلئے کیا باقی چھوڑا“ عرض کی ”ابقیت لھم اللّٰہ ورسولہٗ میں نے گھر والوں کیلئے اللہ و رسول باقی رکھا ہے“۔ (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) (جامع ترمذی ص ۲۰۸، جلد۲، ابوداؤد صفحہ ۲۳۶، جلد۱ الدارمی، المستدرک حاکم) امام محدث ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ھذا حدیث حسن صحیح“۔ امام حاکم نے فرمایا ”ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم“ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۶)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے اس کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے: فضل خدا و رازقیت او امداد و اعانت رسول خدا برائے ایشا بس است (اشعۃ اللمعات) یعنی میں نے گھر میں کچھ نہیں چھوڑا صرف اللہ کا فضل و رازقیت اور اس کے رسول کی مدد گھروں والوں کیلئے چھوڑ کر آیا ہوں۔

مال و زر دے کر بھی سب کچھ بچ گیا میرے لئے
اک خدا میرے لئے اک مصطفےٰ میرے لئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

معلوم ہوا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مطابق اللہ باقی و کافی و کارساز ہے اور اس کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی باقی و کافی و کارساز ہیں۔

؎ پروانے کو شمع اور بلبل کو پھول بس
صدیق کیلئے خدا کا رسول بس (اقبال)

نبی کریم قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاللّٰہ کافیکم و رسولہ۔ بس تمہیں اللہ اور اس کا رسول کافی ہیں۔ (مجمع الزوائد۔ طبرانی)

خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی شان محبوبیت اور عطا سے نوازا ہے اپنے اور بیگانے سب آپ کی شان عطا، اُمت کی دستگیری یعنی مدد و اعانت فرمانا گھر بار میں آپ کی رحمت و برکت کا ہونا اقرار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ لوگ..... گلی گلی یہ کہتے کہلاتے چیختے چلاتے ہیں کبھی کبھی پمفلٹ، اشتہارات و سٹیکرز بنواتے، دیواروں پر بھی لگاتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ بعنوان یعنی میرے لئے صرف اللہ ہی کافی ہے۔ اس سے تاثر یہ دینا چاہتے ہیں کہ صرف اللہ ہی کافی ہے، باقی کسی نبی ولی کی کوئی برکت و اعانت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ان کی ضرورت ہے، نہ ہی وہ کچھ مدد کر سکتے ہیں اور یہ کہنا کہ ”ہمارے لئے اللہ اور اُس کا رسول کافی ہیں“ شرک ہے۔ (معاذ اللہ) حالانکہ یہ مسلک و عقیدہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے جیسا کہ ہم نے بحوالہ لکھا ہے: کہتا ہے کہ میرے لئے اللہ و اُس کا رسول کافی ہیں۔ ہمارے اس مسلک کی تائید مخالفین کی کتب میں موجود ہے یہاں ہم صرف منکرین کو آئینہ دکھانے کیلئے انہی کا ایک **تازہ حوالہ** پیش کرتے ہیں۔ وہابیہ کی جماعت کا خصوصی ترجمان ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور (بابت ۲۷ تا ۳ مئی ۲۰۱۲ء) نے سرورق پر یہی ہماری نقل کردہ روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مال حاضر خدمت کرنا لکھا ہے ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پوچھا گھر میں کیا چھوڑا ہے؟'' انہوں نے کہا'' گھر والوں کیلئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہیں'' (سنن ابوداؤد)

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث بحوالہ مذکورہ)

جہاں بھر کو کیا سیراب جس کے فیض بے حد نے
اُنہیں دریائے الطاف و عطا کہنا ہی پڑتا ہے

(ماخوذ'' جمال مصطفےٰ'' از مولوی محمد صادق' سیالکوٹی وہابی)

اب نجدیوں کو چاہیئے کہ کم از کم اپنے ''ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث'' کی بات ونظریہ کو قبول کر لیں نیز علامہ اقبال کے شعر کے الفاظ ونظریہ ''رسول بس'' کا مفہوم ومعنیٰ ہی سمجھ لیں۔ اگر اقبال سیالکوٹی کا مسلک قبول نہیں تو پھر کم از کم اپنے علامہ سیالکوٹی کے مسلک کو ہی سمجھ لیں۔ وہ کہتا ہے:

جہاں بھر کو کیا سیراب جس کے فیض بے حد نے
اُنہیں دریائے الطاف و عطا کہنا ہی پڑتا ہے

(جمال مصطفےٰ ص ۷۸)

مزید لکھتا ہے: کلھم من رسول اللّٰہ ملتمس
غرفاً من البحر او رشفا من الدیم

ترجمہ: اور سب کے سب خواہاں ہیں اللہ کے رسول سے (چاہتے ہیں) کہ اس دریائے کرم سے ایک چلّو اور اس محبوب کے ابر رحمت سے ایک قطرہ مل جائے۔ (جمال مصطفےٰ ص ۷۱' مولوی محمد صادق وہابی)

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

یا پھر اقبالؔ کا یہ شعر پڑھنا بھی چھوڑ دیں کہ

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

خدا سے ڈر اور

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اے گروہ نجدیہ ''اگر اللہ ورسول کافی ہے'' کہنا غلط وشرک ہے تو پھر ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث والوں اور اپنے مولوی محمد صادق سیالکوٹی کے بارے کیا فتویٰ ہے۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(از: مولانا ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی' گوجرانوالہ)

نئی تہذیب

(از سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ)

آج کے اس مادی انسان کو دیکھئے تو صبح سے شام تک بس کھانے پینے ہی میں نظر آتا ہے' اپنی خوشحالی کے باعث پیٹ کو بھرتا ہے پھر خالی کرتا ہے' پھر بھرتا ہے' پھر خالی کرتا ہے۔ یہ جنت سے بے نیاز اور دوزخ سے بے خطر ہے۔ اس کی جگہ یا باورچی خانہ ہے یا بیت الخلاء۔ آپ نے ان (مغرب زدہ) لوگوں کے اوقات کی تقسیم دیکھی ہوگی۔ یہ ''ٹی ٹائم'' ہے۔ یہ ''لنچ ٹائم'' ''یہ فروٹ ٹائم'' اور یہ ''ڈنر ٹائم''۔ کوئی بھی تو ''نماز ٹائم'' نہیں۔ سب کھانے پینے ہی کے ٹائم ہیں۔

خوب کہا ہے حاجی حق حق نے:

بنی ''ٹی'' اور کبھی بنتی ہیں ٹیمیں
رہے ہیں آپ تو بس ٹی ہی ٹی میں
نمازِ عصر کی فرصت نہیں ہے
کہ ہیں مصروف وہ ٹی پارٹی میں
پڑھیں وہ قل ھو اللّٰہ احد کیوں
کہ اُن کا دل تو ہے ون ٹو تھری میں
نئی تفسیر لکھ کر لائے ہیں وہ!
مِلا کر ڈالڈا لائے ہیں گھی میں
برائی کو بھی نیکی دیکھتے ہیں
یہ کیا اندھیر ہے اس روشنی میں
براقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہیں مؤید!!
تری راکٹ کی یہ ساری سکیمیں
کہا اقبال نے کیا خوب حق حق
یہ شعر اس کا ہے میری شاعری میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے
اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جلالت شان پر ایک نظر

از: نباضِ قوم پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی، امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

چنانچہ علامہ نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مذھب اھل سنت والحق احسان الظن بھم والامساك عما شجر بینھم و تاویل قتالھم وانھم مجتھدون متاولون لم یقصد وامعصیة ولا محض الدنیا۔ الخ۔ پھر اس سے ذرا آگے فرماتے ہیں: وکان بعضھم مصیبا و بعضھم مخطئا معذوراً فی الخطاء لانه باجتھاد والمجتھد اذا خطا لا اثم علیه اور علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے شرح بخاری میں فرمایا: وقد عفا اللّٰہ تعالیٰ عن المخطی فی الاجتھاد بل ثبت انه یوجر اجر اوحدا وان المصیب یوجرا جرین۔ یہ ہے تحقیق حق اب بھی اگر کوئی نابکار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض و عداوت رکھے ان پر طعن و اعتراض کرے تو اس کی بدمذہبی و گمراہی میں کیا شک ہے۔ خود حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ لوگو معاویہ کو برا نہ سمجھو، جس وقت وہ تمہارے اندر سے اُٹھ جائیں گے تو تم دیکھو گے کہ بہت سے سر تن سے جدا کئے جائیں گے۔ (تاریخ الخلفاء، مدارج النبوۃ)

نیز آپ نے ہی فرمایا کہ قتلای وقتلا معاویہ فی الجنتہ (تطہیر الجنان) یعنی لڑائی میں میری جماعت اور معاویہ کی جماعت کے مقتول سب جنت میں ہیں۔ یہ ہیں حضرت مولا علی جن کے ساتھ حضرت معاویہ کا اختلاف تھا۔ دیکھئے کیسے اچھے الفاظ میں حضرت معاویہ اور ان کی جماعت کا ذکر فرما رہے ہیں کیونکہ آپ جانتے تھے کہ حضرت معاویہ صحابی ہیں اور ان کی طرف سے جو کچھ ہوا یہ ان کے دینی اجتہاد کی بناء پر تھا۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جو اپنے زعم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت کی وجہ سے سرکار معاویہ رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ انہیں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات پر غور کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ اس طرح کہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت تو نہیں کر رہے؟ ﴿﴾ ہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو نزاع ہوا وہ خلافت و امارت میں نہیں تھا بلکہ اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ کی رائے تھی کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو جلدی سزا دی جائے تا کہ ان کا فتنہ ختم ہو اور پھر خونریزی نہ کر سکیں ادھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک فی الفوران کی گرفت کرنے میں زیادہ فتنے کا احتمال تھا۔ اس لئے آپ کے نزدیک اس معاملہ میں تاخیر بہتر تھی۔ وہ قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رشتہ کے لحاظ سے حضرت عثمان کے چچازاد بھائی تھے۔ بہرحال جو کچھ ہوا چونکہ ان حضرات کے اجتہاد کی بناء پر ہوا۔ لہٰذا ان کی صحابیت و عدالت میں کوئی فرق نہیں آیا اور وہ عنداللہ ماجور ہیں۔ ہمیں سب صحابہ کے ساتھ محبت رکھنے اور ان کی تعظیم کرنے کا اور چپ رہنے کا حکم ہے۔ صحابہ کرام کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام، حرام سخت حرام ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ (صحابہ کی اجتہادی لڑائی کے) خون سے اللہ نے ہماری تلواروں کو بچایا ہے تو اب ہم اپنی زبانیں اس سے کیوں آلود کریں اور بات بھی یہی ہے کہ نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اولاد کا معاملہ ہے۔ اس کا فیصلہ حضور ہی فرمائیں کسی دوسرے کو دخل دینے کا کیا حق ہے اور فیصلہ کیا ہوا۔ حضرت عمر ابن عبدالعزیز ہی کی زبانی سنئے۔ فرماتے ہیں "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی سلام عرض کر کے بیٹھ گیا، میں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کو لایا گیا اور ایک گھر میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا، میں اِدھر دیکھ رہا تھا، جلدی ہی حضرت علی باہر آئے اور فرمایا قضی لی ورب الکعبة۔ رب کعبہ کی قسم فیصلہ میرے حق میں ہوا۔ پھر آپ کے بعد حضرت معاویہ جلدی باہر نکلے اور فرمایا

غفرلی و رب الکعبۃ۔ رب کعبہ کی قسم میری مغفرت ہوگئی۔

(کتاب الروح شرح الصدور، اسالیب بدیعہ)

سبحان اللہ! اُدھر تو یہ نورانی فیصلہ ہو رہا ہے اور ادھر طعن کرنے والے خواہ مخواہ اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔

پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا!

وہ حضرات جنہوں نے نیاز مندی سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا اور قتل ہوئے ان کے جنتی ہونے کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ ایک اور شہادت سن لیجئے۔ حضرت ابو میسرہ عمرو بن شرجیل فرماتے ہیں: میں نے دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور جنت میں قبے دیکھ کر پوچھا یہ کس کے لئے ہیں۔ کہا گیا ذی الکلاع اور حوشب کیلئے! اور یہ دونوں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں قتل ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ عمار اور ان کے ساتھی (اصحاب علی رضی اللہ عنہم) کہاں ہیں؟ کہا گیا وہ تیرے آگے ہیں۔ میں نے کہا ان حضرات نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا' جواب ملا۔ تحقیق جب وہ اللہ سے ملے تو اسے وسیع مغفرت والا پایا۔

(شرح الصدور، اسالیب)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکریوں کے اہل جنت و مغفرت ہونے سے خود ان کی بلندی درجات خود بخود واضح ہے۔ ہماری اس تقریر سے بالکل ظاہر ہوگیا کہ حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ذاتی دشمنی نفسانی اغراض محض دنیاوی اقتدار کا کوئی سوال نہیں تھا' وہ ایک دوسرے کو متبعین سمیت مومن و جنتی سمجھتے تھے۔ ان کے درمیان تحت شریعت' بعض اجتہادی اختلاف ہوئے اور حضرت معاویہ اجتہاد میں خطا ہو جانے کے باوجود مستحق اجر و ثواب ہیں۔ مگر حضرت علی سے کم اور ان پر گناہ کوئی نہیں۔ صحابہ کرام انبیاء و ملائکہ کی طرح (معصوم) نہیں تھے بعض سے لغزشیں ہوئیں مگر ان کیلئے سراسر رحمت و مغفرت ہے اور کلا وعد اللّٰہ الحسنٰی (قرآن) اللہ نے سب سے جنت بے عذاب و کرامت و ثواب اور بھلائی کا وعدہ فرما لیا' اللہ کے وعدہ فرما لینے کے بعد کسی کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے' کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

(بہار شریعت وغیرہ) آج کل کے فاسق و فاجر امراء نفس و شیطان کے غلام اور دنیاوی اغراض و اقتدار کے بھوکوں کو صحابہ پر قیاس کرنا سراسر ظلم ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

امام حسن اور حضرت معاویہ: ان دونوں حضرات کی صلح کا واقعہ بھی ایک ایسی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ حضرت معاویہ کا سرکار حسن کی پیش کردہ شرائط قبول کر لینا اور حضرت حسن کا اپنے جانثار لشکر جرار کے باوجود ہر طرح بااختیار ہوتے ہوئے قصداً ہتھیار رکھ دینا خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دینا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا یہ ایسا مبارک واقعہ ہے کہ اس سے ادھر تو حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی شان ظاہر ہو رہی ہے اور ادھر یہ واقعہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے بے داغ و بے عیب ہونے کی زبردست دلیل ہے کیونکہ اگر معاذ اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس میں کوئی شرعی عیب و ظلم و فسق وغیرہ ہوتا یا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''وہ'' اختلاف ہونے کی وجہ سے آپ کی شخصیت شرعاً داغدار ہوتی تو حضرت علی ہی کے فرزند ارجمند امام حسین کے برادر اکبر' نواسۂ رسول مقبول امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا دست حق حضرت معاویہ کی صلح و بیعت کیلئے کبھی نہ اُٹھتا۔ یہی نہیں بلکہ یہ واقعہ صلح تو وہ ہے کہ غیب کی خبریں دینے والے' رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے پسند فرما کر پہلے ہی اس کی بشارت دے دی تھی۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر تشریف فرما دیکھا اور حسن بن علی حضور کے پہلو میں تھے اور سرکار کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے' کبھی حضرت حسن کی طرف اور فرماتے جاتے کہ ان ابنی ھذا سید ولعل اللّٰہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین۔ میرا یہ صاحبزادہ سید ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فقہ حنفی کے بانی حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا تذکرۂ مبارکہ

از: الحاج مولانا ضیاء القادری' کراچی

علم وعرفان کے آفتاب عالم تاب' فقہ وتدبر کے خورشید فلک جناب' ناظر جمال اصحاب' شاہد آیات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی دنیا کے امام ابد قرار' ایوان شریعت کے معمار باوقار' سنت سینہ محبوب پروردگار کے جاں نثار' تمام اوصاف کمال کے آئینہ دار۔ ہاں ہاں وہ جن کی عظمت لازوال کا اعتراف جب تک دنیا باقی اور اسلام باقی ہے جس طرح تیرہ سو سال سے ہوتا چلا آرہا ہے آئندہ مسلم نسلوں میں قیامت تک ہوتا رہے گا۔

؎ زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میری نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

سراج الامہ امام الائمہ' ہادی ملت رسول اکرم' مقتدائے عالم' حضرت سیدنا ابوحنیفہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات قدسی صفات وہ باعزت و بابرکات ہے جس کی تکریم عالم اسلام کے ہر خطہ ہر اقلیم میں کی جاتی ہے۔ ہمارا محبوب جریدہ شعبان المعظم کے مبارک مہینے میں ناظرین کے فردوس نظر ہو رہا ہے۔ ماہ شعبان المعظم کی چوتھی تاریخ دنیا کے صرف حنفی مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ مالکی' شافعی' حنبلی تمام اسلامی طبقات میں اس لئے قابل یادگار سمجھی جاتی ہے کہ یہ تاریخ حضرت امام اعظم کی تاریخ وصال ہے۔ ❁❁ ہم ناظرین کی آگاہی کیلئے حضرت امام الائمہ کے واقعات حیات کا مختصر سا خاکہ پیش کرنے کی جرأت کر رہے ہیں۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات مقدسہ پر بے شمار کتابیں تصنیف وتالیف ہوئیں۔ ہر طبقہ اور ہر عقیدہ کے اہل قلم نے آپ کی زندگی کے ہر گوشہ ہر جز پر سیر حاصل تقریضات وتنقیدات فرمائیں۔ موافقین ومتبعین نے آپ کی عظمت وجلالت علمی آپ کی روحانی شان وشکوہ کو نمایاں فرمایا۔ محققین وناقدین ومبصرین نے آپ کے کمالات فقہی پر اپنی وسعت نظر کے لحاظ سے تبصرہ فرمایا۔ معاندین ومخالفین نے اپنی حاسدانہ بے بضاعتی کو عالم آشکار کیا مگر حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی تین چوتھائی مسلم آبادی نے حضرت امام اعظم ہی کی تقلید کو اپنے لئے باعث فخر ومباہات سمجھا اور جب تک دنیا قائم ہے حقیقت کا آفتاب ہمیشہ نصف النہار پر جلوہ افروز رہ کر اپنی علمی نورانی شعاعوں سے قلوب اہل ایماں کو جگمگاتا رہے گا۔

نسب: بعض متقدمین آپ کا سلسلہ نوشیروان عادل شہنشاہ فارس تک بایں الفاظ تحریر کیا ہے۔ ''امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن قیس بن یزوحرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان عادل بعض کتب میں نعمان بن ثابت بن زوطیٰ بن ماہ تحریر ہے۔ (ابن خلکان)

مگر سب سے زیادہ معتبر اور قابل تسلیم وہ شجرۂ نسب ہے جو حضرت امام الائمہ کے پوتے حضرت امام اسماعیل نے خود ارقام فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے اسماعیل ابن حماد ابن نعمان ابن ثابت ابن نعمان بن مرزبان۔

حضرت علامہ اسماعیل نے بیان فرمایا ہمارے پردادا حضرت ثابت دربار مرتضوی کے حاضر باش اور حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شیدائی تھے اور کمسنی میں اپنے والد نعمان کے ہمراہ حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہلی بار حاضر ہوئے تھے۔ حضرت امیر المومنین نے کمال شفقت ومحبت سے حضرت نعمان کا پیش کردہ ہدیہ قبول فرمایا' آپ اور آپ کی اولاد کیلئے دعائے خیر وبرکت فرمائی' دعائے امیر قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے ہمارے دادا کو مقتدائے عالم بنایا۔ حضرت علامہ امام اسماعیل علیہ الرحمۃ نبیرہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بیان فرمایا کہ ہم فارسی النسل ہیں۔ ہمارے اسلاف کرام تمام کے تمام آزاد فرخ نہاد لوگ تھے۔ آپ قسم کھا کر شدت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ (واللہ ما وقع علینا رق قطر) خدا کی قسم ہم کبھی غلامی کی ذلت میں مبتلا نہیں ہوئے۔ ❁❁ بعض معاندین نے اسی زمانہ میں جب یہ دیکھا کہ حضرت امام کی عظمت نے شہرت دوام حاصل کر لی تو

علمی تبحر کی تنقیص سے عاجز ہو کر آپ کی نسبی شرافت کے خلاف یہ منصوبہ بندی کی کہ امام صاحب کے دادا از وطی بنو تیم اللعابن ثعلبہ کے مملوک تھے‘ بعد کو آزاد ہو گئے تھے۔ اس طرح اسلامی نظریہ کے خلاف امام الائمہ کو موالی زادہ لکھا۔

حضرت امام اسماعیل نے اس الزام خود ساختہ کی قسم شرعی سے تردید فرمائی۔ یہ ظاہر ہے کہ اپنے گھر کا حال صاحب خانہ سے زیادہ کون جان سکتا ہے۔ حضرت اسماعیل تو خود ایک جلیل القدر امام و محقق تھے‘ کون دماغ باختہ یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنے دادا کے حال زندگی سے ناواقف ہوں گے۔ ﴿﴾ حضرت امام ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ زمانہ خیر القرون کہا جاتا ہے۔ ارباب تاریخ نے لفظ نیک سے سال ولادت نکالی ہے۔ یہ فقیر اپنی تاریخی مذاق کی بنا پر سال ولادت امام محبوب حبیب پیش کرتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ حضور حبیب رب العالمین ﷺ کے چند اصحاب کرام مدینہ طیبہ اور کوفہ میں زیارت گاہ تابعین بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ بعض ارباب سیر نے وثوق کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت امام نے منجملہ اصحاب مقدسین حضرت انس بن مالک‘ حضرت جابر ابن عبداللہ‘ حضرت عبداللہ ابن انس‘ حضرت عبداللہ ابن ابی‘ حضرت عبداللہ ابن حرث‘ حضرت معقل ابن یسار‘ حضرت واثلہ بن اسقع رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت بھی کی اور روایت حدیث بھی کی۔ اسی ضمن میں یہ روایت بھی ہے کہ حضور پرُنور امام الانبیاء ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک بطور امانت اپنے صحابی جانثار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سپرد فرمایا تھا‘ جو ان کے تنخالہ لب میں موجود تھا اور یہ ہدایت فرمائی تھی کہ یہ ہماری امانت ابوحنیفہ کوفی کو پہنچا دینا۔ چنانچہ جب حضرت امام متولد ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے لب ہائے مبارک کو حضرت امام کی زبان سے مس کیا‘ آبلہ پھوٹا اور لعاب دہن حضور رسول اکرم ﷺ کو حضرت امام نے چاٹ لیا‘ جس کی برکت سے علوم کے دریا آپ کے سینہ میں موج خیز ہو گئے۔ ﴿﴾ نام مبارک آپ کا نعمان بن ثابت کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔ آپ تقریباً ۷۰ کروڑ مسلمانوں کے مقتداء و پیشوا ہیں۔ آپ خیر التابعین عام طور پر کہے جاتے ہیں۔ کوفہ میں آپ پیدا ہوئے۔

کوفہ دنیائے اسلام کا مشہور و معروف شہر ہے اور اس شہر کو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ۱۷ھ میں آباد کیا تھا۔ یہ وہ مسعود و مبارک زمانہ ہے کہ مسلمانوں کی امارت و ثروت علمی و تمدنی شہرت معراج کمال کو پہنچ چکی ہے۔ اصحاب کرام کا شرف و تقدس عوام سے خراجِ عقیدت لے رہا ہے۔ اسلامی تمدن کی اساس مضبوط سے مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ بزرگ ترین اصحاب رسول نے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور فصحاء و بلغاء وادباء عرب کو یہاں آباد کیا۔ علمی سیادت و نظامت شہر کوفہ کی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تفویض فرمائی چنانچہ بارگاہ خلافت سے جو سند سیادت حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مرحمت کی گئی‘ اس میں باشندگان کوفہ کو خود حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں مخاطب کیا تھا کہ اصحاب کوفہ عبداللہ ابن مسعود کی اگرچہ ہر وقت یہاں مجھے ضرورت ہو گی لیکن میں نے تمہاری تعلیمی ترقی و تکمیل کو مقدم سمجھا اور مسلمانان کوفہ کی تعلیم کیلئے میں ابن مسعود کو کوفہ بھیج رہا ہوں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے مقرب خاص اور محبوب صحابی ہیں۔ آپ نے کوفہ میں حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے آخر دورِ خلافت تک سلسلۂ درسِ قرآن اور تبلیغ احکام دینیہ سے مسلمانوں کو اس شان و شکوہ کے ساتھ سیراب کیا کہ محدثین کے اقوال کے مطابق جبکہ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو دارالخلافت بنایا تو چار ہزار اکابر علماء محدثین کوفہ میں موجود تھے۔ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے جب کوفہ کی یہ عظمت دیکھی تو فرطِ مسرت و ابتہاج سے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ابن مسعود کو جزائے خیر دے‘ انہوں نے تو اس شہر کو علم سے مالا مال کر دیا“

اہل فکر کیلئے یہ مسئلہ قابل غور ہے کہ جب اس شہر علم میں مدینۃ العلم کے باب علم حضرت مرتضٰی صاحب ولایت رضی اللہ عنہ قدم آتے ہوں گے تو کہاں تک چار چاند نہ لگے ہوں گے۔ غرض کوفہ میں حضرت سعید بن جبیر‘ حضرت شعبی‘ حضرت ابراہیم نخعی جیسے جلیل القدر اکابر موجود تھے‘ جن پر صحابہ کرام فخر کرتے تھے۔ مورخین کا قیاس ہے کہ کوفہ میں پندرہ سو صحابی جلیل القدر آباد تھے‘ جن میں ستر صحابہ وہ تھے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ غرض حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کوفہ میں پیدا ہوئے‘ کوفہ کے عظیم الشان علمی ماحول میں آپ کی علمی نشوونما ہوئی۔

کراماتِ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر کرامات آپ کی زندگی مبارک میں ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ کی بہت بڑی کرامت یہ بھی ہے کہ آپ نامساعد حالات میں بھی پیکر استقامت بن کر رہے لاکھ آندھیاں آئیں' ہزاروں طوفان اُٹھے مگر آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھر بھی لغزش نہ ہوئی اور وہ علم وعمل کا غیر متزلزل پہاڑ بن کر رہے۔ ارباب نظر نے ان کی بے شمار کرامات دیکھیں جن میں سے چند ایک خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ ☆ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں بریلی شریف میں صدر المدرسین کے عہدہ پر فائز تھے۔ طالبان علم وعرفان اور خواہشمندانِ معقول ومنقول کو قادری رضوی فیوض و برکات سے مالا مال کر رہے تھے۔ انہیں ایام میں ایک دن اچانک رخت سفر باندھ لیا۔ طلباء و احباب نے پوچھا ''حضور! کدھر جانے کا ارادہ ہے؟'' فرمایا ''ہمارا بچہ محمد فضل رحیم فوت ہو گیا ہے' گھر موضع دیال گڑھ جا رہا ہوں'' طلباء و احباب سب متحیر ہوئے کہ نہ کوئی آدمی آیا نہ ہی خط آیا۔ بچہ کی فوتگی کا علم کیسے ہو گیا۔ ادھر اہل خانہ نے یہ خیال کیا کہ بریلی شریف کہاں اور کہاں دیال گڑھ۔ اتنی دور سے آنا بہت مشکل ہے۔ لہٰذا بچے کو دفن کر لیا جائے پھر اطلاع دی جائے۔ حضرت موصوف کے بھائی ابھی تجہیز و تکفین میں مصروف تھے کہ آپ دیال گڑھ پہنچ گئے۔ بھائی صاحب متحیر ہو کر بولے ''آپ کو اتنی دور بچے کے انتقال کی خبر کس نے دی؟'' فرمایا ''مولیٰ تعالیٰ آپ لوگوں کے توسط کے بغیر بھی بتا سکتا ہے''۔

☆ قیام پاکستان سے قبل ہندوستان نے منظّم طریقہ پر جامعہ رضویہ مظہر الاسلام بریلی شریف کے طلباء پر حملہ کر دیا۔ حملہ آور ابھی دور ہی تھے کہ محدث اعظم نے اللہ ہو کا نعرہ لگایا۔ نعرہ کے بلند ہوتے ہی ہندو حملہ آور یوں بھاگے جیسے ان پر کسی بڑے لشکر نے حملہ کر دیا ہو۔ بعد میں انہی حملہ آوروں میں سے کئی ایک نے بیان کیا کہ ''انہیں ایسا معلوم ہوا تھا کہ ان کے مقابلہ میں ہزاروں کا لشکر تلواریں سونت کر آ گیا ہے''۔

☆ ایک دن حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین خاص کو بتایا کہ ''گذشتہ شب نماز عشاء کے بعد ایک شخص منشی محلّہ شہر فیصل آباد سے آیا اور مجھے اپنے گھر لے جانے کیلئے کہا' میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ ہمارے ہاں آسیب کا اثر ہے۔ ہمیں جنات بہت تنگ کرتے ہیں۔ ہم نے انہیں کہا کہ خدا کیلئے معاف کرو' ستانے سے باز آ جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ محدث اعظم حضرت مولانا سردار احمد قادری چشتی کی اگر تو نے زیارت کرائی تو ہم تیرا گھر چھوڑ دیں گے''۔ حضرت نے فرمایا ''میں اس کے ساتھ اس کے گھر گیا اور بفضلہٖ تعالیٰ مریض تندرست ہو گیا''۔

☆ مولانا محمد شریف فاضل جامعہ رضویہ نے فرمایا کہ میں پہلے موضع حاصلانوالہ میں زیر تعلیم تھا۔ ایک دن میں نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ ان کے ساتھ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید نور الحسن رحمۃ اللہ علیہ اور ایک تیسرے بزرگ بھی تھے۔ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ''اس کو پکڑ لاؤ' اس نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کی ہے''۔ ہم اس کو سزا دینا چاہتے ہیں۔ میں اس شخص کو گھسیٹ کر لے آیا تو وہ آہ وزاری کرنے لگا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف کر دیا اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا کہ ''محمد شریف کی اصلاح آپ کے ذمہ ہے''۔ صبح ہوتے ہی میں نے حاصلانوالہ کو چھوڑا اور حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا ''میرے ہاتھ پر بیعت کرو' میں نے چاہا کہ خواب کا واقعہ بیان کروں۔ مگر انہوں نے فرمایا کہ ''تیرے خواب کی تعبیر عنقریب پوری ہو گی تو حرمین شریف کی زیارت کرے گا'' اور پھر واقعی میں حج بیت اللہ و زیارت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گیا۔ ☆ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ کو حضرت مولانا غلام الدین صاحب نے

فیصل آباد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ حضرت محدث اعظم پاکستان نے کراچی تشریف لے جانے سے قبل مجھ سے فرمادیا ''صاحب اب دنیا سے کوچ کرنے کا وقت آچکا ہے۔ کراچی شہر میں میرا انتقال ہوگا' پھر مجھے وہاں سے فیصل آباد لایا جائے گا اور فیصل آباد ہی میں مجھے دفن کیا جائے گا''۔

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت محدث اعظم مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک صوفی باصفا پیر طریقت' عالم باعمل اور مجاہد ملت تھے۔ وہ حقائق و معارف کا منبع اور علم وفن کا پیکر اکمل تھے۔ پاکستان کے منصہ شہود پر آنے کے بعد انہوں نے فیصل آباد کے خارزاروں میں اعلائے کلمۃ الحق کیلئے زندگی وقف کر دی اور آج جامعہ رضویہ کی حسین وجمیل عمارت سنی رضوی کی پُرشکوہ مسجد ان کی عظمت کا سنگ میل ہے اور ان کے در و دیوار سے ان کے خلوص کا اعلان ہو رہا ہے۔ اس عظیم شخصیت نے چودہ سال کے قریب سرزمین پاک پر اپنی زبان فیض ترجمان کے ذریعہ دین حق کی تبلیغ کی۔ اپنے اعمال کے ذریعے ترغیب دلائی اور آخر اسی جدوجہد میں اپنی زندگی قربان کر دی۔ آج سنی رضوی جامع مسجد کے پہلو میں وہ مردقلندر اپنے عقیدت مندوں سے یہ توقع لئے ہوئے محوخواب ہے کہ وہ ان کے تبلیغی مشن کی تکمیل کریں گے اور ان کے مسلک پر آنچ نہ آنے دیں گے۔ (از: مولانا محمد باغ علی رضوی)

منقبت حضور محدثِ اعظم پاکستان

(نذرانۂ عقیدت: پروفیسر فیض رسول فیضانؔ)

دیکھو شانِ محدثِ اعظم
عالموں' عاملوں کے سر ہیں خم
نام ''سردار احمد'' آپ کا ہے
ذاتِ والا ہے عالم و اعلم
عمر عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں گذری
اس لگن میں مگن رہے ہر دم
شاتموں کیلئے وہ تھے طوفان
عاشقوں کیلئے وہ تھے شبنم
کیوں نہ توصیف ہم کریں اُن کی
وہ تھے وصّافِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)
وہ تھے اسلاف کے امینِ راز
وہ تھے نبّاضِ قوم کے ہمدم
اِن کے اُستاد بھی تھے مُرشد بھی
ربطِ باہم ہے محکم و محکم
علمائے کرام کے سردار
عارفان کبار کے ضیغم
اعلیٰ حضرت کے ترجمان و اَمین
اہل سنّت کے مونس و محرم
نیک اولاد ' کی عطا حق نے
صلۂ جہد و کاوشِ پیہم
اُن کے بیٹے ہیں قائد و رہبر
سر بہ سر فضل و فیض و لطف و کرم
ابوداؤد حضرتِ صادقؔ
اب بھی تھامے ہوئے ہیں اُن کا علم
پائیں کامل شفا و عُمرِ دراز
آؤ مل کر دعا یہ مانگیں ہم
حق سدا مصطفےٰ کے صدقے میں
رکھے اونچا میلاد کا پرچم
مانگ فیضانؔ نسبتوں کی خیر
کر ثنائے محدثِ اعظم

(جل شانہٗ ،صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم ' علیھم الرحمۃ)

مرکز اہلسنّت یادگار اعلیٰ حضرت دار العلوم

جامعہ رضویہ مظہر اسلام اور محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

از: رئیس التحریر علامہ محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی میلسی

محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث امام اہلسنّت نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدر الشریعہ آئینہ جمال حجۃ الاسلام علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب محدث بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی کیا عجیب شان اور منفرد و ممتاز مقام تھا' جہاں بیٹھ گئے جلسہ اور جس طرف سے گزر جاتے جلوس ہو جاتا اور عوام و خواص پروانہ وار نثار ہونے لگتے۔ علماء و مشائخ کے اجتماع میں نمایاں و درخشاں نظر آتے۔ بارگاہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے فیض یافتہ محبوب و مقبول مخدوم و محترم حاجی صوفی سید ایوب علی رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ارقام فرمایا:

نظر سے رات دن دولہا براتوں کے گزرتے ہیں
مگر ضرب المثل سہرا سجا سردار احمد کا
تہلکہ مچ گیا ہلچل پڑی تھرا گئے منکر
پھریرا جس گھڑی اُڑنے لگا سردار احمد کا

یا پھر اس حقیقت واقعی کا یوں مشاہدہ کرلیں:

ہجوم اہل نظر سے وہ یوں گزرتے ہیں
کہ چاند جیسے ستاروں کے درمیاں گزرے

وہ ایک طویل مدت دیار علم و فضل مرکز اہلسنّت خانقاہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر دار العلوم منظر اسلام و دار العلوم مظہر اسلام میں مسند صدر المدرسین و مسند شیخ الحدیث پر فائز المرام رہے۔ مختلف ممالک کے تشنگان علم حدیث نے شرف تلمذ حاصل کیا۔ خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے جلیل القدر شہزادگان نے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ حضرت امیر ملت محدث علی پوری' صدر الافاضل مولانا شاہ نعیم الدین مراد آبادی' حافظ ملت علامہ حافظ عبدالعزیز مبارکپوری قدست اسرارہم جیسے اکابر اُمت نے بھی اپنے حلقہ عقیدت کے طلباء درجہ حدیث کو دورہ حدیث شریف کیلئے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور صدر الصدور' صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی خلیفہ و برادر زادۂ اعلیٰ حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی ابن استاد زمن مولانا حسن رضا حسن بریلوی قدست اسرارہم کے شہزادگان نے بھی حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ متعدد طلباء نے مدرسہ دیوبند' مدرسہ سہارنپور اور جامعہ ڈھابیل سے آکر دوبارہ سہ بارہ آپ سے دورہ حدیث شریف پڑھا اور پکے سچے سنی رضوی بن گئے اور اہلسنّت کے مبلغ و مدرس و مناظر ثابت ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد وہ سرزمین بریلی شریف سے ابر رحمت بن کر اُٹھے اور سرزمین پاکستان پر علم و عرفان کی موسلا دھار بارش ہوئی' ہجرت کے بعد ابتداً سارو کی ضلع گوجرانوالہ اور بھکھی شریف ضلع گجرات میں اپنے جلیل القدر تلمیذ رشید حافظ العلوم استاذ الاساتذہ علامہ سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ نوریہ رضویہ میں عارضی قیام فرمایا۔ اس دوران ملک کے اطراف و اکناف سے مختلف آستانہ جات کے گدی نشین حضرات اور کراچی کے سنی رضوی برکاتی میمن سیٹھ صاحبان نے آپ کو اپنے اپنے ہاں دار العلوم قائم کرنے کی دعوت دی لیکن آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ میں اپنے استاد محترم حضور صدر الصدور صدر الشریعہ بدر الطریقت علامہ حکیم محمد امجد علی اعظمی رضوی دامت برکاتہم اور سیدی سندی حضور مفتیٔ اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف عم فیوضہم کے حکم کا منتظر ہوں۔ یہ حضرات مجھے حکم دیں گے تو کہیں بھی شامیانہ لگا کر یا درخت کے نیچے بیٹھ کر دینی تدریسی خدمات سرانجام دوں گا۔ ان حضرات کی طرف سے جب تک کوئی حکم یا غیبی اشارہ نہ ہو جائے' کوئی وعدہ نہ کروں گا۔ اس دوران حضرت صدر الشریعہ کا دوران سفر حج وصال ہو گیا اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا حضور مفتیٔ

اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب مدظلہ العالی کا مدینہ منورہ مقدسہ سے مکتوب گرامی آیا اور لائکپور فیصل آباد میں دار العلوم قائم کرنے کا حکم دیا جس کو پڑھ کر آپ پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری ہوئی..... تھوڑے ہی دنوں بعد ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۳۶۹ھ (عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقدس و متبرک دن ۲ جنوری ۱۹۵۰ء بعد نماز عصر احباب و علماء کی موجودگی میں علم و عرفان کے عظیم جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا فرمائی۔

❁ ابتداً پہلے سال کے طلباء درجہ حدیث میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب شرقپور شریف، حضرت علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب گوجرانوالہ، مولانا عطاء محمد اجمیری ہارون آباد، حضرت علامہ مولانا ابوالشاہ محمد عبدالقادر قادری احمد آباد گجرات، حضرت مولانا علامہ ابوالمعالی محمد معین الدین شافعی تھانوی بمبئی اور چند دوسرے علماء شامل تھے، جن علماء کرام کے اسماء مبارکہ یاد نہ رہے ان سے معذرت خواہ ہوں۔ ❁ اس دوران بدمذہبوں بے دینوں مخالفین اہلسنّت کی طرف سے بار بار مخالفتوں کے طوفان اُٹھے، ہر باطل فرقہ نے آپ کے خلاف اپنی تمام تر توانایاں جھونک دیں۔ یہ ایک علیحدہ موضوع اور مستقل عنوان ہے مگر رضوی کچھار کا شیر نر اپنے نصب العین پر ڈٹا رہا۔ علی الاعلان حسام الحرمین کا پرچم لہرایا۔

؎ کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجا تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتا تیرا

؎ خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفےٰ
نسبت غوث ہے تجھے تیرے لئے امان ہے

ابتدائی دور کے کئی سال اس طرح گزرے کہ دن کو درس و تدریس اور رات کو محفل میلاد و عظ و تبلیغ کا مبارک سلسلہ جاری رہا۔ ابتداً چھت اور فرش سے بے نیاز شاہی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ دن بدن اجتماع بڑھنے لگا تو جھنگ بازار سڑک کے شمالی جانب گول باغ میں مرکزی سنی رضوی جامع مسجد کی تعمیر شروع فرما دی، ہر جمعہ میں کم از کم پندرہ سولہ ہزار کا عظیم اجتماع ہوتا تھا۔ گول باغ کے جنوبی جانب ایک درخت کے نیچے شامیانہ لگا کر درس و تدریس و درس حدیث شریف کا سلسلہ جاری رہا۔ چند سالوں میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی حسین و جمیل فلک بوس عمارات نظر آنے لگیں اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد و جبہ پوشی ابتداء ہی سے آج تک ماہ مبارک شعبان المعظم میں نہایت تزک و احتشام سے فیض بخش عام ہو رہا ہے:

؎ احمد رضا کے فیض کا در ہے کھلا ہوا
ہے قادری فقیروں کا جھنڈا گڑا ہوا

جامعہ رضویہ کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت منفرد شان و وقار کے حامل ہوتے تھے۔ حضرت علامہ قاری مفتی محبوب رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب لکھا تھا: ؎

یہ بزم فضل جبہ و دستار دیکھئے
سرسبز باغ احمد مختار دیکھئے
آئی ہے گول باغ میں ہنستی ہوئی بہار
گویا دلہن بنا ہوا ہے جھنگ کا بازار
ہاں آ کے شان مظہر اسلام دیکھئے
پی کے شراب علم کے کچھ جام دیکھئے
احمد رضا کے فیض کے در ہیں کھلے ہوئے
سردار احمد اس کے ہیں ساقی بنے ہوئے

❁ حضرت علامہ مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا خوب فرمایا تھا:

؎ فیض اعلیٰ حضرت کا ہے رضوی جامعہ مظہر
بریلی کی یہاں جلوہ گری معلوم ہوتی ہے

یہ بھی یاد رہے کہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام سے پہلے یہاں خطۂ پاکستان کے کسی مدرسہ کو جامعہ نہیں لکھا جاتا تھا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ عام طور پر یہ لکھا جاتا تھا فلاں مدرسہ کا سالانہ جلسہ، جامعہ کے لفظ اور جلسہ دستار فضیلت نے حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ کی برکت سے فروغ پایا۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ جب حضور امام اہلسنّت سرکار محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نزول اجلال فرمایا، لائکپور میں گنتی کی دو محدود مختصر سی مساجد تھیں۔ آج بفضلہ تعالیٰ محدث اعظم پاکستان کی برکت و

مساعی سے سات سو سے زیادہ انتہائی خوبصورت جاذب النظر مساجد اہلسنّت اور متعدد مدارس اہلسنّت ہیں۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم مولانا شاہ محمد ابراہیم جیلانی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لائکپور کے جلسہ دستار فضیلت سے واپسی میں اپنے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف میں لکھا تھا ''کس شان کا ہے یہ جامعہ اور اس کی جامع مسجد ماشاء اللہ بارک اللہ سبحان اللہ وہ لائکپور جہاں کل زاغ و بوم کا نشیمن تھا آج وہاں بلبل باغ رضا چہک رہا ہے اور لائکپور درود وسلام کے نغمات سے گونج رہا ہے' اس سال سوطلباء دورہ حدیث شریف فارغ التحصیل ہو رہے ہیں ...... ﴿﴾ یہاں یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ بحمدہٖ تعالیٰ و بفضلہٖ تعالیٰ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت ابتداء سے آج تک باقاعدگی کے ساتھ ہر سال شعبان المعظم میں فیض بخش عام ہوتا ہے۔ جامعہ رضویہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ جب حضور سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لائکپور فیصل آباد میں جلوہ آرائی فرمائی۔ حضور امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا تو حضرت سخت علیل تھے لیکن علالت ضعف نقاہت کے باوجود اسٹیشن لائکپور سے چارپائی پر جامعہ رضویہ میں حضرت قبلہ شیخ الحدیث کو ملنے آپ کی حوصلہ افزائی فرمانے تشریف لائے تھے۔ ﴿﴾ جب حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام قائم فرمایا تو بغیر طلب کئے اپنے طور پر سب سے پہلا عطیہ خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہ اعظم علامہ پیر مفتی محمد شریف صاحب نقشبندی قادری رضوی محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمایا تھا اور تہنیتی مکتوب ارسال فرمایا۔ ﴿﴾ یہ بھی ایک تاریخی ریکارڈ ہے کہ پاکستان میں آمد کے بعد پاکستان کے دوسرے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے حضرت محدث اعظم کو کراچی کا پرائم منسٹر ہاؤس یا سیکرٹریٹ کی جامع مسجد کی امامت کیلئے دعوت دی تھی مگر حضرت ممدوح نے قبول نہ فرمائی۔ ﴿﴾ حضرت اقدس ممدوح معظم سرکار محدث اعظم علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ لائکپور کپڑے کی منڈی ہے۔ لوگ کپڑا لینے آتے ہیں۔ لائکپور کریانہ کی منڈی ہے' گڑ شکر کی منڈی ہے۔ لوگ یہاں یہ مال لینے کیلئے آتے ہیں۔ لائکپور مویشیوں کی منڈی ہے۔ لوگ گائے بھینس گھوڑے لینے کیلئے آتے ہیں۔ اب ماشاء اللہ اور بفضلہٖ تعالیٰ جامعہ رضویہ لائکپور علماء کی منڈی ہے۔ احباب اہلسنّت یہاں علماء وخطباء لینے کیلئے آتے ہیں۔

یادگار رضا پاکستان جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے سالانہ جلسوں کی ایک شان ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے عہد حیات ظاہری میں جو اکابر و اعاظم علماء ومشائخ تشریف لائے یا لاتے تھے اُن کے دیدار کو آج آنکھیں ترستی ہیں۔ برادرزادہ وخلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا علامہ حسنین رضا خاں بریلوی' برادرزادہ وخلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا حکیم حسین رضا بریلوی' نبیرۂ وخلیفہ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم علامہ شاہ محمد ابراہیم رضا جیلانی بریلوی' امام المتکلمین علامہ ابوالحامد سید محمد اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی' مفتیٔ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور' حضرت پیر سید طاہر علاؤالدین قادری بغدادی' حضرت علامہ عبدالمصطفےٰ ازہری شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ کراچی' غزالیٔ زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی' شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی' خطیب اعظم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رضوی بانی واولین صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان' شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی' حضرت صاحبزادہ مخدوم سید محمد معصوم شاہ قادری داتا دربار لاہور' رئیس الخطباء مولانا شاہ عارف اللہ قادری رضوی' فخر المشائخ الحاج میاں علی محمد خاں' بیسی شریف پاکپتن شریف' حضرت میاں پیر جمیل احمد شرقپوری' استاذ العلماء علامہ مفتی محمد تقدس علی خاں بریلوی صدر جامعہ راشدیہ پیر جوگوٹھ' خلیل العلماء علامہ مفتی محمد خلیل احمد خاں برکاتی مارہروی' حضرت علامہ ابوالنور مولانا محمد بشیر صاحب کوٹلوی' علامہ قاری مفتی محبوب رضا خاں بریلوی' فقیہ العصر علامہ مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی بریلوی' مولانا علامہ غلام علی صاحب اوکاڑوی' مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں نعیمی' تاج العلماء علامہ مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی' علامہ محمود احمد رضوی شارح بخاری' استاذ العلماء علامہ سید جلال الدین شاہ صاحب بھکھی' شیر اہلسنّت علامہ مولانا محمد عنایت اللہ سانگلہ ہل' خطیب پنجاب مولانا غلام دین لاہور' مجاہد ملت علامہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی' ملک المدرسین استاذ العلماء علامہ عطاء محمد

صاحب بندیالوی، بلبل سندھ علامہ قاضی دوست محمد لاڑکانہ، پیر طریقت علامہ قاری مفتی محمد مصلح الدین صدیقی کراچی، حضرت علامہ مفتی محمد ظفر علی نعمانی رضوی مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی، استاذ العلماء علامہ محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی قصوری، حضرت علامہ مولانا محمد باقر صاحب نوری بصیر پوری، خطیب ذیشان علامہ سید غلام محی الدین گیلانی اوکاڑہ، خطیب ملت مولانا قاری محمد مطیع الرضا لال کڑتی راولپنڈی، علامہ عبدالسلام باندوی وغیرہم قدست اسرارہم۔ ناظم اسٹیج عموماً علامہ مفتی ظفر علی نعمانی، علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی، عالمی مبلغ اسلام علامہ محمد ابراہیم خوشتر ہوتے تھے۔

اساتذہ و مدرسین: اُس زمانہ کے قابل فخر اساتذہ عبقری و مدرسین میں خود بدولت سلطان العلوم تاجدار مسند تدریس استاذ الاساتذہ محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، استاذ العلماء علامہ ولی النبی صاحب، شیخ المعقول استاذ العلماء علامہ غلام رسول رضوی شیخ الحدیث و شارح بخاری، استاذ العلماء مولانا حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی، مفسر قرآن علامہ ابوالشاہ مولانا محمد عبدالقادر قادری رضوی احمد آبادی، استاذ العلماء علامہ ابوالانوار مفتی محمد مختار احمد صاحب فاضل بریلی شریف دیال گڑھی، استاذ العلماء علامہ مفتی ابوسعید محمد امین صاحب، استاذ العلماء علامہ مفتی محمد نواب الدین صاحب، استاذ العلماء نباضِ قوم علامہ مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی، استاذ العلماء معین ملت مولانا محمد معین الدین شافعی رضوی، حضرت علامہ استاذ العلماء سید منصور حسین شاہ صاحب، حضرت علامہ مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب، حضرت علامہ مولانا حافظ منظور حسین صاحب، مولانا محمد یوسف صاحب پٹھان، مولانا حکیم سیف الدین گجراتی، مولانا سید شاہشوار صاحب جزوقتی علامہ مفتی ظفر علی نعمانی رضوی امجدی، استاذ العلماء مولانا محمد حنیف برادر علامہ مفتی محمد امین صاحب، مولانا سید محمد عبداللہ صاحب، ایک قاری صاحب جن کا نام نامی غالباً قاری احمد علی صاحب روہتکی، حافظ محمد فاضل اور قاری غلام محمد صاحب شعبہ حفظ وقرأت وتجوید میں خدمات سرانجام دیتے تھے۔ مرکزی جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا نصاب تعلیم وہی تھا جو دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف کا نصاب تعلیم تھا جو حضور صدر الصدور صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی رضوی، شیخ الفقہاء حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفےٰ رضا نوری رضوی، شہزادہ اعلیٰ حضرت سجادہ نشین بریلی شریف کی موجودگی میں سیدنا حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ نے مرتب فرمایا تھا۔ جس میں حدیث، تفسیر، فقہ، عقائد کلام، اصول حدیث، اصول فقہ، میراث، ادب صرف نحو، منطق، فلسفہ، معانی معقول و منقول فارسی مکمل وغیرہ جملہ علوم وفنون شامل تھے۔ الحمدللہ یہ تعلیمی تدریسی معیار بفضلہ تعالیٰ ابھی تک برقرار ہے۔ حضور سیدی سندی محدث اعظم پاکستان قبلہ علیہ الرحمۃ بخاری شریف کے چند اسباق پڑھانے والے محدث نہ تھے بلکہ مکمل صحاح ستہ شریف کتب معقول منقول اور سراجی بے مثال محققانہ انداز میں پڑھاتے۔ دورہ حدیث شریف کے طلباء کا امتحان عموماً استاذ العلماء علامہ مفتی عزیز احمد صاحب قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ، استاذ العلماء علامہ محب النبی صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ، شیخ الحدیث مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی، علامہ عبدالمصطفےٰ ازہری شیخ الحدیث کراچی قدس سرہما لیتے تھے۔ آخری دن کتب احادیث بخاری شریف مسلم شریف اور ترمذی شریف کا ختم ہوتا، جس کی منظر کشی مولانا عبداللہ تاثیر رضوی نے یوں کی ہے:۔

یوم ختم ترمذی مسلم بخاری کیا عجیب
پُرضیاء ہے نوری منظر آج کا شیخ الحدیث
اصل میں ایمان کیا ہے الفت خیر الانام
درس کا یہ ماحصل کیا خوب تھا شیخ الحدیث
مقصد تبلیغ دین ہوتا گر پیش نظر
آستاں پر آپ کے رہتا سدا شیخ الحدیث
بھر دیا نور محبت آپ کی تدریس نے
تاجدار اہلسنّت چندا شیخ الحدیث

آخری وصیت اور اہم نصیحت: دورہ حدیث شریف کے اختتام پر عموماً فارغ التحصیل طلباء کو وصیت ونصیحت کرتے ہوئے بڑی

دلسوزی سے یہ ضرور فرماتے ”آج آپ جامعہ رضویہ سے فارغ التحصیل ہو کر رخصت ہو رہے ہیں ہم انشاء اللہ دیکھیں گے کہ آپ اپنے اپنے علاقوں میں کس طرح دین کا عقیدہ و مسلک کا کام کرتے ہیں۔آپ لوگوں کو چاہیے کہ شیر بن کر دلیر بن کر تبلیغ دین کے میدان میں آئیں اور پوری جانفشانی کے ساتھ دین پاک اور مذہب مہذب مذہب حق اہلسنّت کی تبلیغ و اشاعت کریں' بے دینی بد مذہبی باطل پرستی کا ردو ابطال و سرکوبی و بیخ کنی کریں۔آپ جو کچھ بیان کریں۔ اس کی دلیل اور ثبوت و حوالہ جات آپ کے پاس ہونے چاہئیں۔یاد رکھو!اب آئندہ زندگی میں ایسے مواقع بھی پیش آئیں گے کہ نفس پرست دنیا دار لوگ اپنی خواہش نفس کے مطابق اور سنت و شریعت کے خلاف آپ سے فتوے لینے کی کوشش کریں گے۔اس سلسلہ میں آپ پر رُعب بھی ڈالا جائے گا اور لالچ بھی دیا جائے گا۔آپ پر لازم ہے ایسی باتوں کی ہرگز ہرگز پرواہ نہ کریں' حق پر قائم رہیں' حق کا اعلان کریں' دین کے تحفظ' ناموس رسالت کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔علماء کا کام ہے وہ دین کا پہرہ دیں' خلاف شریعت کاموں سے روکیں' عقیدہ و مسلک کی حفاظت کریں' کلمہ حق بلند کریں۔آپ دین کے پہرے دار چوکیدار ہیں جو پہرے دار چوکیدار چوروں ڈاکوؤں سے مل جائے' چوروں کی حوصلہ افزائی کرے ایسا پہرے دار غدار ہے اور جو دین کا پہرے دار عالم دین بدمذہبوں بے دینوں سے مل جائے شرعی مجرموں کی حوصلہ افزائی کرے اور خوشنودی حاصل کرے وہ مولوی بھی دین اسلام کا غدار ہے۔حدیث شریف میں ہے: من التمس رضی اللہ یسخط الناس کفاہ اللہ ومونۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ و کلہ اللہ الی الناس (الحدیث) یعنی جس نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کو راضی کر لیا اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھنے کیلئے کافی ہے اور جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کیا' اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نصرت اور حفاظت سے محروم فرما دے گا اور لوگوں کو اس پر مسلط کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ و طفیل سے آپ کو دین حق اسلام و سنیت پر استقامت کا وافر حصہ عطا فرما کر اپنی حفاظت میں لے لیا تھا۔آپ کے وصال کے بعد آپ کے دارالعلوم کو مخدوم اہلسنّت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کے دور میں اب مخدوم اہلسنّت مولانا صاحبزدہ حاجی محمد فضل کریم رضوی سلمہٗ کے اہتمام جامعہ رضویہ مظہر اسلام ترقی کی شبانہ روز منزلیں طے کر رہا ہے۔

سوتوں کو جگایا اور مستوں کو ہوشیار کیا
ہم خواب میں تھے محدث اعظم تو نے ہمیں بیدار کیا

سر سردار پر غوث و رضا کا سایہ تھا
صدرالشریعہ و مفتی اعظم نے جسے مسند پہ آ بٹھایا تھا

ع......فقیروں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ

سلطان الہند کی غریب نوازی

تبرک پکانے کی دیگیں پونے دو کروڑ میں فروخت

اجمیر شریف (مانیٹرنگ ڈیسک) اجمیر کے صوفی بزرگ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ میں سالانہ عرس کے دوران تبرک پکانے کیلئے دو دیگوں کی نیلامی میں ریکارڈ بولی لگائی گئی ہے۔رواں سال ان دو بڑی دیگوں کیلئے بولی لگانے والوں کو ایک کروڑ نواسی لاکھ پچیس ہزار روپے دینے ہوں گے۔گذشتہ سال ان دیگوں کیلئے ایک کروڑ ترپن لاکھ روپے سے زائد کی بولی لگی تھی۔عرس کے دوران ان دیگوں میں تبرک پکتا ہے اور وہاں آنے والے زائرین میں تقسیم کیا جاتا ہے۔یہ ٹھیکہ صرف پندرہ دنوں کیلئے ہے۔عرس ۲۲ مئی سے شروع ہو رہا ہے۔(پریس نوٹ ۱۴ مئی ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆☆

بحمد للہ کیا شہرہ ہوا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا

جگر گوشۂ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی (ایم این اے) چیئرمین سنی اتحاد کونسل نے جامع مسجد شاہ جماعت رحمۃ اللہ علیہ نارووال میں دوران گفتگو فرمایا کہ ''ساؤتھ افریقہ کے تبلیغی دورہ میں کیپٹون ایئرپورٹ کے قریب دوران سفر ایک مسجد میں نماز کی ادائیگی کیلئے رُکے تو مسجد کے ساتھ ایک مزار بھی نظر آیا۔ نماز پڑھنے کے بعد مزار کے اندر حاضر ہوئے تو قبر پر لگے کتبہ پر نمایاں طور پر لکھا ہوا تھا:

شاگرد رشید

محدث اعظم ہندوپاک، شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد حسن رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد حسن رضا قادری حصول علم کیلئے امروہہ بھارت گئے، وہاں سے بریلی شریف آئے اور ۱۹۴۵ء میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث شریف کی کتابیں پڑھیں اور پھر ساؤتھ افریقہ گئے اور کیپٹون میں تقریباً ۴۵ سال دین متین کی خدمت کی اور پھر وہیں آپ کا مزار شریف بنا۔

مزار شریف: پر موجود ایک آدمی کو جب حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ سے میری نسبت کا پتہ چلا تو اس نے فوراً مولانا محمد حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ کے گھر فون پر اطلاع دی تو تھوڑی ہی دیر بعد مولانا محمد حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ڈاکٹر محمد ادریس (جو کہ ہارٹ اسپیشلسٹ ہیں) کا فون آیا کہ ''میری والدہ محترمہ تمنا رکھتی ہیں کہ میرے شیخ (حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ) کا صاحبزادہ میرے گھر آئے۔ میری والدہ نے کہا ہے کہ بیٹا! اگر تو ان کو میرے پاس نہ لایا تو میں تجھ پر سخت ناراض ہوں گی''۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد ادریس صاحب مجھے اور میرے ساتھیوں کو ساتھ لے کر اپنے گھر گئے تو ساؤتھ افریقہ میں ان کے گھر ایک دیوار پر بڑا خوبصورت کتبہ نظر آیا جس پر لکھا تھا:۔

یاالٰہی سرورِ احمد پہ ہو وقت اجل
مرشدی سردار احمد بارضا کے واسطے

سرکار دو عالم ﷺ کا فیض ہے کہ اندرون ملک تو ہر جگہ ماشاء اللہ ہے ہی بیرونی ممالک بھی جہاں گئے والد محترم حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہر جگہ پایا''۔ صاحبزادہ محمد فضل کریم رضوی نے مزید فرمایا کہ ''لندن ساؤتھ ہال میں غلام السیدین صاحب کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس میں حاضر ہوا تو حضرت صاحبزادہ محمد ریحان رضا خان سجادہ نشین آستانہ عالیہ بریلی شریف، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی (رحمۃ اللہ علیہم) بھی موجود تھے۔ اس موقع پر رئیس التحریر علامہ محمد ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ فرمانے لگے کہ ''مَیں بھی حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہوں اور مجھے اس بات پر فخر ہے اور اسی نسبت سے اُن کے نور نظر سے مل کر بڑی خوشی ہو رہی ہے''۔

سچ فرمایا سید محمد ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے:

بحمد اللہ کیا شہرہ ہوا سردار احمد کا، کہ اک عالم فدائی ہو گیا سردار احمد کا
زبان خلق سے حق نے کیا اعلانِ سرداری، جبھی تو آج ڈنکا بج رہا سردار احمد کا

اس موقع پر حاجی محمد فضل کریم رضوی صاحب نے علامہ محمد عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی عزیز سید مسرور بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پیارا شعر بھی سنایا:

ہندوستان میں تھا وہ حجۃ الاسلام عشق
جو ارضِ پاک میں آیا سردار بن گیا

(از: الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی گوجرانوالہ)

سانحۂ ارتحال

۱۷ جمادی الآخر ۹ مئی بروز بدھ مجاہد اہلسنّت صاحبزادہ محمد خالد محمود حیدر رضوی کدھر شریف ضلع منڈی بہاؤالدین میں اور ۲۷ جمادی الآخر ۱۹ مئی بروز ہفتہ استاذ العلماء، رئیس المناظرہ علامہ محمد شریف ہزاروی گوجرانوالہ میں انتقال فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون ○ ﴿﴾ مولانا صاحبزادہ محمد عبدالودود نقشبندی خطیب جامع مسجد موتی گوجرانوالہ ﴿﴾ خطیب پاکستان صاحبزادہ سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی کی والدہ محترمہ ﴿﴾ عالمی مبلغ اسلام علامہ مفتی محمد عباس رضوی (مفتیٔ اعظم دبئی) کی والدہ محترمہ اور مولانا حافظ شیر محمد اختر خطیب جامع مسجد انوار مدینہ المعروف قصاباں والی (گوجرانوالہ) کی والدہ محترمہ کے انتقال کی خبریں بھی موصول ہوئیں ہیں۔ قارئین سے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

قبور انبیاء کرام علیہم السلام کو سجدہ گاہیں بنانے کی مذمت

اور لفظ ''مساجداً'' کا صحیح مفہوم و تشریح

غیر مقلدین کے ممدوح و بانی مملکت سعودیہ والیٔ نجد کے مسلک کا علمبردار رسالہ ماہنامہ حرمین جہلم نے اہلسنّت و جماعت پر مندرجہ ذیل الزام و بہتان لگائے ہیں۔ مثلاً لکھا کہ ''قبروں پر خانہ کعبہ کی طرح طواف کیا جاتا ہے۔ ان قبروں پر سجدہ تک روا رکھا (جائز کہا) جاتا ہے۔ قبروں میں مدفون افراد کو مقام الوہیت پر فائز سمجھا جاتا ہے۔ (معاذ اللہ) چنانچہ والی نجد و حجاز سلطان عبدالعزیز نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی لَو اللہ سے لگانے کی بجائے مُردوں سے لگائی ہوئی ہے تو انہوں نے تمام پختہ قبریں اور قبے ڈھا دیئے کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو (مساجد) سجدہ گاہیں بنایا۔ نیز جو نیک آدمیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتے ہیں اور ان کی شکل کی تصاویر بنائے۔ انہیں عند اللہ بدترین خلائق قرار دیا۔ (الحدیث)

قارئین کرام مخالفین مذکورہ احادیث کی وجہ سے نہ صرف مسلمانوں کو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کی قبور پُرنور پر حاضری سے روکنے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ مزارات کو ڈھانے زمین برابر کرنے کو روا رکھا گیا حالانکہ ان احادیث میں ایسے کوئی الفاظ موجود نہیں ہیں کہ جن سے یہ ثابت ہو کہ وہ ان کی عبادت کرتے تھے' کیونکہ اولاً معنی یہ ہے ''علی قبرهٖ مسجدا'' کہ اس کی قبر پر مسجد بناتے یعنی اس طرح کہ قبر کو ختم کر کے مسجد بنالیتے۔ یہ ہرگز جائز نہیں ہے۔ دوم وہ اس کی شکل کی تصاویر آویزاں کرتے' اس کی طرف سجدہ کرتے' جس کی وجہ سے اُن کیلئے وعید آئی ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے کہ مصوّر تصویر بنانے والے پر لعنت ہے اور سخت ترین عذاب ہو گا۔ (العیاذ باللہ) (بخاری جلد۲، مسلم وغیرہ کتب صحاح)

سوم وجہ یہ ہے کہ قبر نمازی کے سامنے مسجد میں قبلہ کی طرف ہوتی وہ اس جگہ نمازیں ادا کرتے' سجدے کرتے' اس وجہ سے وعید (لعنت) بیان کی گئی کیونکہ رہبر اعظم معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لاتجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا'' یعنی قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف نماز پڑھو۔ نیز فرمایا ''نہ قبر کے اوپر نماز پڑھو اور نہ ہی قبر کی طرف (چہرہ کر کے بغیر آڑ کے) نماز پڑھو۔ یعنی مسجداً عبادت کا قبلہ نہ بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ وہی واجب الوجود اور خالق حقیقی اور معبود و مسجود حقیقی ہے اس کے علاوہ چاند ستارے سورج آگ پتھر حیوان و انسان تو درکنار جن' فرشتے اور رُسل عظام نبی مکرم (علی نبینا و علیہم السلام) کو بھی لائق عبادت سمجھنے والا راہ حق سے بالکل بے خبر و بے دین ہے۔ باقی یہ کہنا کہ ہم قبور کو سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہیں' مدفون حضرات کو مقام اُلوہیت پر فائز سمجھتے ہیں۔ یہ ہم پر بہت بڑا افترا ہے۔ (ھذا بھتان عظیم) ہمارا یہی عقیدہ ہے ما من الہ الا الہ واحدہ (مائدہ) ﴿قل ھو اللّٰہ احد (الاخلاص)﴾ ﴿ان الشرك لظلم عظیم ○ (لقمان) ہمارا عقیدہ ہے کہ مزار کے قریب مسجد بنانا تو صحیح ہے۔ مگر قبر کی طرف سجدہ کرنا حرام اور عبادت کی نیت سے شرک ہے۔ پس وعید اس لئے بیان فرمائی گئی کہ جب وہ عبادت الٰہی میں (نماز و سجدے) میں مصروف ہوتے تو ان کے سامنے قبریں اور تصویر ہوتی تھیں۔ ﴿﴾ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم گرجا گھروں میں اس وجہ سے بھی نہیں جاتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔ (بخاری شریف) ﴿﴾ مزید حدیث نبوی ہے کہ بے شک وہ گھر جس میں تصویریں (جاندار کی) ہو اس میں فرشتے (رحمت کے) داخل نہیں ہوتے۔ (صحیح بخاری و مسلم

فرمایا ''سب لوگوں سے بڑا عذاب قیامت کے دن اس کو ہوگا کہ جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا اُس کو کسی نبی نے مارا یا جس نے اپنے والدین کو مارا اور تصویر بنانے والوں کو اور اُس عالم کو کہ اُس کے علم سے اُسے کچھ نفع نہ ہو۔ (گستاخ و بے ادب و بے عمل رہا) (الحدیث' مشکوٰۃ)

نوٹ: اس روایت کو لکھنے کے بعد وہابیہ کے مولوی محمد اسماعیل نے لکھا ہے کہ یہاں سے تصویر بنانے (بنوانے) کا گناہ سمجھا چاہیئے کہ یزید و شمر نے تو پیغمبر کو نہیں مارا بلکہ پیغمبر علیہ السلام کے نواسے امام وقت (حسین) کہ پیغمبر کا نائب تھا (اُسے مارا) تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر کے قاتل کے ساتھ گناہ ہے تو وہ (امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل) یزید اور شمر سے بھی بدتر ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۹۱، ۹۲)

آج کل جو لوگ یزید کو امیر المومنین' امام اور (معاذ اللہ) جنتی

بنانے پر پورا زور لگا رہے ہیں اُنہیں مذکورہ کتاب کا اسماعیلی تبصرہ پڑھ کر اپنے بُرے و بے ادب عقیدہ سے توبہ کرنی ہوگی۔ بہرحال اس سے معلوم ہوا کہ یہ عام مصوّروں کے بارے بھی وعید آئی ہے لیکن وہ مصور جو عبادت گاہوں میں تصاویر بناتے جو بوقت عبادت عابدوں و ساجدوں کے سامنے ہوتی تھیں ان پر زیادہ وعید ہے۔ یہ عمل بہت ہی ناروا ہے۔ بہرحال یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگی' ان کا قبروں کو مسجد بنانا (سجدہ گاہ) کس طرح تھا جس کی وجہ سے اُن پر وعید فرمائی کہ وہ حرام کے مرتکب ہوئے۔ باقی ان روایات سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ وہ لوگ ان قبور کی عبادت کرتے تھے۔

ایک شبہ کا جواب: فرمایا "نبی کریم ﷺ نے اے اللہ میری قبر کو وثنا (بت) نہ بنانا کہ پوجا کی جائے۔ اس کا جواب اوّل تو یہ ہے کہ مذکورہ روایت نہ صرف ضعیف ہے بلکہ اسے موضوع تک لکھا گیا ہے بلکہ اس جیسی کوئی روایت بھی اس قابل نہیں کہ اس کے ساتھ حجت قائم ہو سکے لہٰذا ان روایات کا سہارا لے کر انبیاء اور اولیاء کی قبور کی زیارت سے روکنا غلط ہے۔

دوم: سواد اعظم اہلسنّت و جماعت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی حاضری کو آپ ہی کی زیارت و حاضری سمجھتے ہیں' نہ کہ آپ کو غیر جاندار پتھر (معاذ اللہ) اور نہ ہی کوئی آپ کی قبر کو بت کہتا ہے' نہ ہی بتوں کی طرح پوجا کرتا ہے مگر وہابیہ نے آپ کی قبر انور کو (صنم وثنا) بت لکھا ہے۔ (معاذ اللہ) بحوالہ گزرا۔

(قسط اوّل' بابت جمادی الاولیٰ "رضائے مصطفےٰ" صفحہ ۱۶)

آپ کے فرمان کے الٹ تقریریں وتحریریں انہیں لوگوں کی ہیں۔

ع...... قیامت خیز ہے افسانہ پر درد و غم میرا
نہ کھلواؤ زباں میری نہ اُٹھواؤ قلم میرا

حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آپ ﷺ کے دفن ہونے کی اصل وجہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ قبر انور کو مسجد (جائے سجدہ) بنالیا جائے گا تو کسی کھلی فضا میں بنائی جاتی' یعنی حجرے کے اندر نہ بنائی جاتی۔

مذکورہ روایت لکھنے کے بعد وہابیہ کا ترجمان ماہنامہ حرمین کا سطور نگار بڑے فخریہ انداز میں لکھتا ہے "سلطان عبدالعزیز والیٔ نجد وحجاز نے ان واضح اور دوٹوک تعلیمات کی روشنی میں پختہ قبروں وقبوں کو ڈھا کر تمام قبروں کو یکساں کر دیا...... الخ

خیال رہے آپ ﷺ کے حجرہ پاک کے اندر دفن ہونے کی حقیقی وجہ یہ تھی کہ اللہ کے نبی جس مقام پر وفات پاتے ہیں' اُسی جگہ پر اُن کو دفن کیا جاتا ہے۔ چند ایک روایات ملاحظہ فرمائیے۔

﴿۱﴾ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے یہی مراد ہے منها خلقنکم و فیها نعیدکم (سورہ طٰہٰ' آیت ۵۵)

یعنی ہم نے زمین سے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر لے جائیں گے۔ فرماتے ہیں: ایک فرشتہ رحم مادر پر مقرر ہے وہ نطفہ کو رحم سے لے کر اور اس کے دفنانے کی جگہ کی مٹی لے کر اس میں نطفہ کو گوندھتا ہے۔

(نوادر الاصول' حکیم ترمذی)

حدیث اوّل: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک جنازہ میں ایک قبر کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا "یہ قبر کس کی ہے؟" تو عرض کیا گیا: یارسول اللہ یہ فلاں حبشی کی قبر ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کریم کے علاوہ کوئی معبود نہیں' اس کو زمین و آسمان سے اس مٹی کی طرف چلایا گیا جس سے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ (حاکم مستدرک کتاب الجنائز)

مخالفین کے البانی نے (السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ) میں اسے نقل کیا ہے۔

حدیث دوم: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جب اللہ کسی بندہ کیلئے کسی جگہ پر موت لکھ دیتا ہے تو وہاں اس کے لئے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے وہ وہاں پہنچ جاتا ہے"۔

(جامع ترمذی) الادب المفرد ابن حبان وغیرہ)

حدیث سوم: فرمایا نبی محترم رسول مکرم ﷺ نے "میں اور ابوبکر و عمر ایک مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی میں دفن ہوں گے"۔

(الخطیب فی تاریخہ۔ ابن عساکر)

حدیث چہارم: رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے دفن کی جگہ میں اختلاف ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا "سمعت رسول اللّٰه یقول ما دفن نبی قط الافی مکانه الذی توفیٰ فیه فحفرله۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نبی جس جگہ فوت ہوتا ہے اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے...... پس اسی جگہ قبر انور بنائی گئی۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجنائز)

حدیث پنجم: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "رسول اکرم ﷺ کا بستر مبارک اُٹھاؤ اور اسی جگہ آپ کی آرام گاہ بناؤ"۔ میں نے

رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا تھا۔ الخ (ابن ماجہ۔ البیہقی فی الدلائل)

حدیث ششم: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "جب پیارے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کے دفن کرنے کی جگہ میں اختلاف ہوا تو ابوبکر نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے جو سنا آج تک نہیں بھولا' میں نے یہ سنا قبض اللّٰہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه ادفنوه فی مواضع فراشه یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ایسی جگہ وفات دیتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔ لہٰذا ان کے بستر کی جگہ ہی دفن کرو (نہ کہ منبر کے پاس اور نہ ہی بقیع قبرستان میں) (جامع ترمذی کتاب الجنائز' دلائل النبوۃ' البدایہ والنہایہ ابن کثیر' مصنف عبدالرزاق' مصنف ابن ابی شیبہ بااختلاف الفاظ) مخالفین کے معتبر شیخ ناصر الدین البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (الجامع الصغیر بتحقیق البانی)

حدیث ہفتم: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح کو نہیں قبض فرمایا مگر اُس جگہ (حجرہ میں) جو (اللہ و رسولہ کو) سب سے زیادہ محبوب تھی"۔ (سنن الکبریٰ کتاب الجنائز)

(پانچ بت اور ایک تحقیقی جائزہ)

حاصل الکلام قارئین کرام: مندرجہ بالا روایات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ حجرہ شریف کے اندر قبرانور بنانے کی اصل وجہ یہی ہے جسے رسول خدا ﷺ نے بیان فرمایا اور ابوبکر صدیق نے سن کر اسی پر فیصلہ وعمل کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو جہاں وفات دیتا ہے وہ اسی جگہ دفن ہوتے ہیں۔ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کیلئے اللہ کو یہی جگہ سب سے زیادہ پسند تھی (آپ جہاں آرام فرما ہیں)

ہے عرش علیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ
ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
فردوس کی بلندی بھی چھو سکے نہ اس کو
خلد بریں سے اونچا میٹھے نبی کا روضہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان بزبان عائشہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا جو انہوں نے نبی پاک ﷺ سے سن کر بیان فرمایا ہے پھر اس صدیقی ارشاد و فیصلہ کو تمام صحابہ کرام کا لبیک کہتے ہوئے عمل میں لانا قولِ حضرت اُم المومنین عائشہ پر ترجیح رکھتا ہے اور حجرہ شریفہ کے اندر آپ کا دفن ہونے کی اصل وجہ وتحقیق بھی یہی ہے۔ (اللہ ورسولہ اعلم)

یہ راز و نیاز محبت ہیں ناصح
نہ میں بے خبر ہوں نہ وہ بے خبر ہیں

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

نام ہی کا فرق ہے' تصویر ہے دونوں کی ایک

رنڈوں کی اپیل: روزنامہ جنگ لاہور ۸ جنوری میں ضرورت رشتہ کے عنوان کے تحت اشتہار دیا گیا کہ

"صرف اہلحدیث (وہابیوں) اور دیوبندیوں کیلئے فرسٹ سیکنڈ لیٹ میرج رنڈوے ہر ذات برادری کیلئے لڑکے لڑکیوں کے والدین رابطہ کریں.....محمدی اہلحدیث سنٹر"

معلوم ہوا مروّجہ نام وہابیہ و دیوبندیہ ایک ہی نظریہ ومسلک کے حامل لوگوں کا فرقہ ہے جو وہابی نام سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا رشتہ ورستہ ایک ہی ہے جیسا کہ بیان رشتہ آپ کی نظر سے گزرا جس سے پوری طرح واضح ہوگیا کہ یہ لوگ ایک ہی شاہرہ نجد کے مسافر اور نجد و دیوبند کے رشتے ناطے عقائد ونظریات پر متفق علیہ ہیں۔ یہ خونی ومعنوی رشتہ میں ایک ہی بیت نجد و دیوبند سے اتحادی و الحادی ہیں۔

ہٹ چھوڑیئے بس اب سر انصاف آیئے
انکار ہی رہے گا ارے منکر کب تک

خیال رہے اہل دیوبند کا اعلان وہابیت ان کی کتب ورسائل میں موجود ہے۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔ یہاں ہم صرف احباب اہلسنّت سے گزارش کرتے ہے کہ ان بدمذہبوں سے دور رہئے' ان کے بے ادبانہ نظریات سے بچیئے' ان سے رشتے ہرگز ہرگز نہ جوڑیئے کہ اللہ کریم کا فرمان ہے: فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین۔ (سورہ انعام) یاد (پتہ چلنے) کے بعد ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو۔ فرمایا "رسول اللہ ﷺ نے کہ بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو' اگر مر جائیں ان کا جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ اگر ان سے ملاقات ہو تو سلام نہ کرو' ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیؤ' ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ' ان کے ساتھ شادی نکاح نہ کرو' نہ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

(الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲۶۶، غنیۃ الطالبین)

(نتیجہ فکر: مولانا محمد سرور قادری رضوی گوندلوی' گوجرانوالہ)

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر

متفقہ فتویٰ؟

دیوبندی مکتب فکر کی یہ پرانی ریت ہے کہ جب بھی معاشرہ میں کوئی مذہبی معاشی تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہے تو اُس کا سارا کریڈٹ اپنے لیڈروں کو سونپ دیتے ہیں۔اور دیگر مکاتب فکر کو ثانوی حیثیت دے کر مضامین' پمفلٹ' کتب وغیرہ چھاپ لیتے ہیں۔کون نہیں جانتا کہ تحریک ختم نبوۃ کے محرک علماء اہلسنّت تھے' جن کی انتھک کوششوں' قربانیوں اور عملی سرگرمیوں سے یہ تحریک کامیاب ہوئی مگر اپنی پوری اور پرانی عادت کے مطابق یہ لوگ اس کا سہرا بھی اپنے سر باندھنے لگے ہیں۔حال ہی میں ایک ضخیم کتاب جو ۶۰۴ صفحات پر مشتمل ہے' اسی مکتبہ فکر کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کی گئی ہے' جس کا نام ہے

''قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ''

اور مرکز سراجیہ گلبرگ لاہور کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔اس کا انتساب بھی خواجہ خان محمد (دیوبندی) کے نام ہے اور کتاب میں اولیت بھی اسی طبقۂ فکر کو دی گئی ہے' جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تحریک ختم نبوت علماء اہلسنّت کی قیادت میں شروع ہوئی' علماء اہلسنّت ہی اس کے روح رواں تھے۔اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں بھی انہوں نے برداشت کیں۔بعض کو سزائے موت بھی سنائی گئی' جبکہ دیوبندی طبقۂ فکر کے پاس ایسی کوئی مثال نہیں ہے' نہیں ہے۔اس سلسلہ میں علماء اہلسنّت کی جلیل القدر خدمات کو دیوبندی مکتبہ فکر کے ساتھ منسلک کر کے اور ساتھ ہی غیر مقلدین کو منسلک کر کے متفقہ فتویٰ بنانا حقائق کی نفی ہے اور تحفظ ختم نبوت محاذ کے تکوینی انچارج آج کے کسی لیڈر کو قرار دینا درست نہیں۔اس کتاب کے صفحہ ۳۷۸، ۳۷۹ پر تاریخی فتویٰ کے عنوان سے مفتی اعظم پاکستان' پاسبان مسلک رضا' نباضِ قوم حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ کا فتویٰ

تاریخی فتویٰ

کے عنوان سے بڑے اہتمام والقابات کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔جب اس تاریخی حقیقت کا اعتراف کر لیا گیا ہے تو پھر چونکہ چنانچہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

؎ اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت' دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ (ادارہ)

بحمدہٖ تعالیٰ ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کا مطالعہ دلوں کو ایمانی جلا بخشتا ہے۔

؎ جاوداں ہر دم رواں دیکھا ''رضائے مصطفےٰ''
جلوۂ فطرت نشاں دیکھا ''رضائے مصطفےٰ''

خداوند کریم حضرت قبلہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کو مزید سربلندیاں عطا فرمائے۔آمین۔والسلام! پروفیسر محمد اکرم رضا

تعارف وتبصرہ

فیض نبوت' علم غیب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم): حضرت نباض قوم مولانا علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی کے فیضان نظر سے فاضل نوجوان مولانا ابوالفیض محمد شریف قادری رضوی (خانقاہ ڈوگراں) نے علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل مضامین کا مجموعہ ترتیب دیا ہے' جس میں بڑے اہتمام کے ساتھ آیات قرآنی واحادیث مبارکہ کی روشنی کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ماشاء اللہ موضوع کے مطابق ۲۱۰ احادیث مع ترجمہ ومفہوم درج کی گئی ہیں۔مرتب کی محنت قابل داد ہے۔مولیٰ کریم اُنہیں خصوصی جزائے خیر سے نوازے۔آمین۔صفحات ۲۷۶، خوبصورت مضبوط جلد کتابت طباعت اعلیٰ ہدیہ ۳۰۰ روپے۔ملنے کا پتہ وناشر: اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور۔

اسلامی مہینوں کے فضائل وعبادات: جناب مولانا انیس احمد نوری نے ترتیب دی ہے' جس میں موضوع کے مطابق بہت اہم اور معلوماتی مواد جمع کیا گیا ہے۔کتاب ہر لحاظ سے ہر کسی کیلئے قابل مطالعہ ہے۔صفحات ۴۰ ہدیہ دعائے خیر۔بیرون جات کے شائقین مطالعہ ۲۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر درج ذیل ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

مزارات پر حاضری کے آداب: جناب ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم کی اپنے موضوع پر بہترین تصنیف ہے' جس میں حاضریٔ مزارات پر بزرگان دین کی آراء جمع کی گئی ہیں۔ہدیہ ۲۰ روپے۔صفحات ۳۲۔

اکرام والدین: امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے' جس میں ماں اور باپ کے حقوق کی اہمیت کا مؤثر بیان کیا گیا ہے۔

مذکورہ تینوں کتب ملنے کا پتہ: ادارہ معارف نعمانیہ مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ ۳۲۳ شادمان لاہور۔

سالانہ ممبر شپ حاصل کریں

پاکستانی حضرات صرف

200 روپے کا منی آڈر ارسال

فرما کر سالانہ ممبر بن سکتے ہیں۔

رقم ارسال کرنے کا پتہ:

اداره رضائے مصطفےٰ

چوک دارالسلام

گوجرانوالہ

پاکستان

055-4217986

0333 8295933

بیرونی حضرات

ہماری ویب سائیڈ پر

معلومات والا پیج

ملاحظہ فرمائیں

شکریہ۔

0092-55

4217986

03338295933

ای میل کرنے کے لئے نوٹ فرمائیں

razamustafagrw@gmail.com

hassanniazi2000@yahoo.com